عزاداری امام حسین سید الشہداء علیہ السلام

در سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملخص از کتاب

مقتل الحسین روایۃ عن جد

مؤلف: فضیلۃ الشیخ علامہ قیس بہجت العطار

تلخیص وترجمہ

علامہ محقق آفتاب حسین جوادی

نام کتاب: عزاداری امام حسین سید شہداء علیہ السلام در سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولف: فضیلۃ الشیخ علامہ قیس بہجت العطار

ترجمہ و تلخیص: علامہ محقق آفتاب حسین جوادی

ناشر: البلاغ المبین اسلامی تحقیقاتی واشاعتی ادارہ

طبع: اول

تعداد: ۵۰۰۰

تاریخ اشاعت: نومبر ۲۰۱۲ء / محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

فہرست

مقدمہ----------------------------------5

شہادت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں احادیث مبارکہ---------8

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اسماءؓ بنت عمیس سے روایت------9

شداد بن عبد اللہ عن ام الفضلؓ بنت الحارث سے روایت----------10

شرحبیل ابن ابی عون سے روایت-------------------------11

مسور بن مخرمہؓ سے روایت------------------------------13

حضرت زینبؓ بن جحش سے روایت------------------------14

انسؓ بن مالک سے روایت------------------------------16

حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت---------------------------18

ابو امامۃ الباہلیؓ سے روایت----------------------------19

معاذ بن جبلؓ سے روایت-------------------------------20

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو سے روایت----------------------23

سعیدؓ بن جمھان اسلمی سے روایت-----------------------24

حضرت انسؓ بن حارث سے روایت-----------------------24

بنی اسد کا ایک شخص سے روایت-----------------------27

حضرت ام سلمہؓ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت------27

حضرت عائشہؓ سے روایت------------------------------36

سعید بن ابی ہند فزاری سے روایت-------------------------41

عبد اللہ بن عباس سے روایت-----------------------------41

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت-----------43

شہادت امام عالی مقام علیہ السلام کے متعلق مزید احادیث مبارکہ----55

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب-----------------55

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا خواب------------------------60

اہل کتاب---62

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیّہ والصلوۃ علی نبیّہ والمیامین من آلہ

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جب زمین پر بسایا تو ایک مدت یہ انسان اپنے فطری تقاضوں پر عمل پیرا رہا۔ جب طبیعت کو مسخر کرنے اور اجتماعی زندگی کا دور آیا تو مفادات میں تصادم کی وجہ سے عصر نوح علیہ السلام میں نظام اور دستور حیات "شریعت" کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اولوالعزم انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے اپنے وقت کے تقاضوں کے مطابق وقتی نظام حیات دیا گیا۔

جب انسان نے بلوغت کے مرحلے میں قدم رکھا تو اس کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک دائمی نظام حیات اور جامع دستور زندگی عنایت ہوا۔ لیکن لوح تقدیر پر یہ بات ثبت تھی کہ جو پہلی امتوں میں انحراف آتا رہا وہ حرف بہ حرف امت محمدی میں بھی آئے گا، چنانچہ گذشتہ امتوں کے بارے میں سورۃ مریم آیت ۵۹ میں حضرات زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، ابراہیم، اسحاق، یعقوب، موسیٰ، اسماعیل اور ادریس علیہم السلام کے ذکر کے بعد فرمایا:

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیّاً۔

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے چل پڑے۔ پس وہ ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ولتسلکن طریق من کان قبلکم حذو القُذّۃ بالقُذّۃ وحذو النعل بالنعل۔[1]

تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی روش وانداز کے برابر قدم بہ قدم چلو گے۔

....

[1] تہذیب الاثار طبری ۷/۱۷، مسند الشامیین طبرانی ۳/۳۲۳

حضرت حذیفہؓ سے مروی ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لیحمن شرار ھذہ الامۃ علی من مضی قبلھم حذو القذۃ[1] بالقذۃ [2]

اس امت کے برے لوگ ان لوگوں کے روش پر حرف بہ حرف چلیں گے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔

اس جگہ ایک اہم امتحان یہ سامنے آتا ہے کہ امت محمدی میں یہ انحراف جب امت کے ارباب حل وعقد میں آتا ہے تو اس کی اصلاح کون کرے؟

چنانچہ چشم فلک نے دیکھ لیا کہ امت محمدی میں جب انحراف اپنے اوج کو پہنچا اور یزید پلید جیسا ناخلف کرسی اقتدار پر بیٹھ گیا تو بڑی اکثریت نے یزید کو اپنا امام اطاعت اور فرماں برداری کی بیعت کی اور اس کے اقتدار کو قانونی اور شرعی حیثیت دینے کی ناکام کوشش کی۔ ایسے ماحول میں اصلاح کی ذمہ داری کون اٹھائے اور اصلاح کی کیفیت کیا ہو؟ چنانچہ اصلاح امت کی ذمہ داری سے وہی خاندان عہدہ برآ ہو سکتا ہے جس نے اس امت کی تشکیل دی اور اصلاح کی کیفیت یہ ہو کہ اس اقتدار کی غیر شرعی اور غیر قانونی حیثیت کو آشکار کیا جائے تاکہ ان غیر شرعی حکومتوں کو شریعت کی خلاف ورزی کرنے کا موقع نہ ملے۔

چنانچہ خاندان رسالت کے چشم وچراغ جوانان جنت کے سردار نواسۂ نبی ریحانۃ الرسول نور چشم بتول حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی جان قربان کرکے یزید پلید اور اس کے بعد آنے والی حکومتوں کی غیر شرعی اور غیر قانونی حیثیت کو صفحۂ گیتی پر اپنے خون سے رقم کیا۔ امت اسلامیہ کو ظالم حکمران یزید عنید کے پنجۂ استبداد سے رہائی دلائی، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ

"یہ دین اپنے وجود میں محمدی اور اپنی بقا میں حسینی ہے"

جناب علامہ الشیخ قیس العطار نے شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں ایک منفرد اور تحقیقی کتاب لکھی جس میں لسان وحی سے ہونے والی پیشگوئیوں پر مشتمل احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سترہ صحابہ کرام اور پچاس تابعین سے مروی احادیث کو ثبت کیا ہے اور ہر حدیث کی سند کے راویوں کی وثاقت کو کتب رجال کی روشنی میں قواعد حدیث کے

---

[1] القذّۃ تیر کے پر کو کہتے ہیں۔ حذو القُذّۃ بالقُذّۃ کا مطلب یہ ہے ہر تیر کے پر کو دوسرے تیروں کے پروں کے برابر کرکے کاٹا جائے۔ یہ ضرب المثل ہے۔ ایسی دو چیزوں کے لیے کہ جو برابر ہوتی ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

[2] مسند ابی داؤد طیالسی ۲/۳۰۳

مطابق ثابت کیا ہے۔ چنانچہ وہ پہلے روایت کے متن کو پیش کرتے ہیں۔ پھر مکمل سلسلہ سند ذکر کرتے ہیں اس کے بعد سند میں موجود راویوں میں سے ہر ایک راوی کی توثیق وتعدیل اور جرح پر مشتمل جامع تحقیق پیش کی ہے۔ پھر اس پر حکم لگاتے ہوئے اس کے صحیح، حسن یا معتبر ہونے کو واضح کر دیا ہے اور اگر کوئی حدیث از لحاظ متن باختلاف الفاظ تواتر سے آ رہی ہے تو اس حدیث کے تواتر کو ثابت کیا ہے۔

ہماری درخواست پر ہمارے مایۂ ناز محقق جناب علامہ آفتاب حسین جوادی نے اس کے ترجمہ و تلخیص کا کام احسن طریقے سے انجام دیا ہے اور جہاں کہیں ضرورت پڑی انہوں نے مزید تحقیق فرمائی۔ اس طرح چھ سو صفحے کی کتاب کا خلاصہ ایک مختصر کتاب کی شکل میں آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس امید کے ساتھ کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی بارگاہ عالیہ میں قبولیت کا شرف حاصل ہو۔

والسلام

محسن علی نجفی، اسلام آباد

یکم محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

شہادت امام حسین علیہ السلام

کے بارے میں احادیث مبارکہ

سانحہ کربلا کے بارے میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکثرت احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں حتیٰ کہ بعض علماء نے ان احادیث مبارکہ کو حد تواتر تک کہا ہے، چنانچہ شاہ عبدالعزیز الدہلوی نے شہادت امام حسین علیہ السلام کے متعلق مروی احادیث پیغمبرؐ کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جیسا کہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''سر الشہادتین'' میں لکھتے ہیں:

واما اخبار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الواقعۃ الھائلۃ من جھۃ الوحی بواسطۃ جبرئیل وغیرہ من الملائکۃ فمشھور متواتر''

جہاں تک اس ہولناک واقعہ کے بارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ جو کہ وحی کی صوت میں جبرئیل یا دیگر فرشتوں کے ذریعہ سے آئی ہیں کا تعلق ہے سو مشہور اور متواتر ہیں''

(سر الشہادتین مع شرح تحریر الشہادتین للشاہ سلامت اللہ کانپوری صفحہ ۱۰۰ مطبع خیالے گنج لکھنو ۱۲۵۶ھ)

ان تمام احادیث مبارکہ کا احصاء واحاطہ کرنا ہمارے لیے قدرے مشکل ہے البتہ افادۂ عوام کے لیے ازواج النبیؐ اور صحابہؓ وتابعینؒ سے مروی صرف چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اسماءؓ بنت عمیس سے روایت

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسماءؓ بنت عمیس نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ

میں نے آپ کی جدہ محترمہ حضرت فاطمۃ الزہراء (سلام اللہ علیہا) کے لئے اس وقت دائی کے فریضہ انجام دیئے جب حسن اور حسین (علیہما السلام) پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ حسن (علیہ السلام) کی ولادت باسعادت کے ایک سال بعد حسین (علیہ السلام) پیدا ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: اے اسماء! میرا بیٹا مجھے دے دو۔ میں نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر آپ کی آغوش مبارک میں دے دیا، چنانچہ آپ نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر اپنی آغوش مبارک میں رکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کس چیز پر گریہ فرما رہے ہیں؟ فرمایا: میرے اس بیٹے پر، میں نے عرض کیا کہ یہ تو ابھی پیدا ہوئے ہے۔ فرمایا: اے اسماء اس بچے کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا ان کو میری شفاعت نصیب نہیں ہو گی۔ پھر فرمایا: فاطمہ (علیہا السلام) کو نہیں بتانا یہ بچہ ابھی تو پیدا ہوا ہے۔

واضح رہے کہ اسماءؓ بنت عمیس حضرت امام حسینؑ کی ولادت کے موقع پر مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھیں وہ اپنے شوہر جناب جعفر بن ابو طالب کے ہمراہ حبشہ میں تھیں میرے نزدیک یہ اسماء بنت ابو بکر ہیں۔ اس کی تائید کے لیے دیگر شواہد و روایات موجود ہیں۔

(سند موفق بن احمد خوارزمی حنفی متوفی ۵۶۸ھ صاحب مناقب ابی حنیفہ)۔ یہ سند معتبر ہے۔

سند یہ ہے: فجاء نی النبی صلی اللہ علیہ آلہ و سلم فقال: یا أسماءُ ھاتی ابنی، فدفعتہ اِلیہ فی خرقۃ بیضاء، فأذَّنَ فی أُذنہ الیمنی وأقام فی الیُسریٰ، ثمّ وضعہ فی حجرہ وبکی۔

قالت اسماء: فقلتُ: فداك أبي وأُمي، مِمَّ بکاؤكﷺ! قال: علی ابنی ھذا، قلتُ: انّہ ولد الساعۃ، قال: یا أسماء، تقتلہ الفئۃ الباغیۃ لا أنالھم اللہ شفاعتی، ثمّ قال: یا أسماء، لا تخبری فاطمۃ فانّھا قریبۃ عھد بولادتہ۔

(ملاحظہ ہو مقتل الامام حسینؑ الخوارزمی ۱/ ۱۳۵۔ ۱۳۷۔ ذخائر العقبی ۱۲۰)

اس کے بعد مولف نے اس سند میں موجود ایک ایک راوی کے بارے میں تحقیق کی ہے اور سند کے بارے میں جو موقف اختیار کیا گیا ہے اس کو ثابت کیا ہے۔

۲۔ شداد بن عبد اللہ عن ام الفضلؓ بنت الحارث

شداد بن عبد اللہ، جناب ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:

کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہؐ میں نے آج رات کو ایک برا خواب دیکھا ہے، فرمایا: کیا دیکھا؟ کہا: میں نے دیکھا کہ آپ کے جسد مطہر سے ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں گرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے اچھا خواب دیکھا ہے، انشاء اللہ فاطمہ (علیہا السلام) کے ہاں ایک بچہ پیدا ہو گا وہ تیری گود میں ہو گا۔ چنانچہ جب فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے ہاں حسین (علیہ السلام) پیدا ہوئے تو حسین (علیہ السلام) میری گود میں تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گئی تو میں نے حسین (علیہ السلام) کو ان کی آغوش میں دیا اور تھوڑی دیر میں مصروف ہو گئی ایسے میں دیکھتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا ماجرا ہے؟ فرمایا: جبریل میرے پاس آیا اور مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا: یہی بچہ؟ فرمایا: ہاں۔ پھر مجھے اس کی خاک سے ایک سرخ خاک لا کر دیا۔

ملاحظہ ہو: (المستدرك على الصحيحين ۱۷۶/۳، ۱۷۷)۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

علامہ ذہبی کا ''تلخیص المستدرك'' میں بل منقطع ضعیف ''بلکہ منقطع اور ضعیف کہا ہے کیونکہ شداد نے ام فضل کو نہیں پایا''۔ ذہبی کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ چونکہ ابو عمار شداد نے جناب ام الفضلؓ کا زمانہ پایا ہے بقول ابن حبان ام فضل لبابہ بنت حارث نے ۳۲ھ کے حدود بعہد عثمان وفات پائی۔ (کتاب الثقات ۳/ ۳۱۱) اور بقول طبری زمانۂ خلافت امیر المؤمنین علی علیہ السلام میں زندہ تھیں اور ابو عمار شداد، شداد بن اوس انصاری متوفی ۴۱ھ اور عمرو بن عبسہ متوفی آخر خلافت عثمان ان دونوں سے سماع و روایت ثابت ہے۔ (تہذیب التہذیب ۴/ ۳۱۷) تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ابو عمار شداد نے جناب ام فضلؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ رہا محمد مصعب کا ضعیف ہونا تو اس کی توثیق بھی کتب رجال میں موجود ہے۔

سند اول: حاکم کی مکمل روایت کی سند ''صحیح'' ہے۔

سند یہ ہے۔ اخبرنا أبو عبداللہ محمد بن علی الجوھری ببغداد، حدّثنا أبو الأحوص محمد ابن الھیثم القاضی، حدّثنا محمد بن مصعب، حدّثنا الأوزاعی، عن أبی عمّار شدّاد بن عبداللہ، عن أُمّ الفضل بنت الحارث۔

سند دوم: حاکم کی مختصر روایت کی سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے۔حدّثنا أبو العبّاس محمّد بن یعقوب، حدّثنا محمد بن إسحاق الصغانی، حدّثنا محمّد بن اسماعیل بن أبی سینة، حدّثنا محمد بن مصعب، حدّثنا الأوزاعی، عن أبی عمّار، عن أُمّ الفضل۔

سند سوم: ابن عساکر دمشقی کی سند۔ "حسن" یا "قوی" ہے۔

سند یہ ہے۔ أخبرنا أبوالقاسم بن السمرقندی، أنبأنا أبوالحسین بن النقّور، أنبأنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن عمران المعروف بابن الجندی، أنبأنا أبوروق أحمد بن محمد بن بکر الھزانی، أنبأنا الریاشی۔ یعنی العباس بن الفرج۔ أنبأنا محمّد بن اسماعیل بن أبی سینة، عن محمد بن مصعب القرقسانی، عن الأوزاعی، عن شدّاد أبی عمّار، قال: قالت أُمّ الفضل بنت الحارث زوجة العبّاس بن عبدالمطّلب۔۔

ملاحظہ ہو: (ابن عساکر دمشقی تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۹۶۔)

مؤلف نے ان تمام اسناد میں موجود راویوں کے متعلق ہر ایک کے بارے میں تحقیق و تفتیش کی ہے اور سند کے بارے میں جو موقف اختیار کیا ہے اس کو دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے۔

۳۔ شرحبیل ابن ابی عونؒ

شرحبیل ابن ابی عون سے روایت ہے کہ:

جو فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا وہ سمندروں کا فرشتہ تھا۔ وہ اس طرح کہ بہشت اعلیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ سمندر کی طرف نازل ہوا پھر اپنا پر سمندر کے اوپر پھیلایا اور ایک چیخ مار کر کہا کہ اے سمندر والو سوگواری کا لباس پہن لو چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند ذبح ہونے والا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے حبیب خدا! اس سرزمین پر آپ کی امت میں سے دو گروہ میں جنگ ہو گی۔ ان میں ایک گروہ ظالم، تجاوز کار اور فاسق ہو گا آپ

کی دختر کا بیٹا حسین (علیہ السلام) کو زمین کربلا میں قتل کرے گا یہ مٹی آپ کے پاس رہے۔ زمین کربلا سے مٹی لا کر آپ کو دی اور آپ سے کہا: نشانی ظاہر ہونے تک یہ مٹی آپ کے پاس رہے۔ پھر اس فرشتے نے اپنے پروں پر حسین (علیہ السلام) کی تربت کو اٹھایا اور آسمان دنیا میں کوئی فرشتہ نہیں رہا جس نے اس تربت کی خوشبو نہ سونگی ہو اور اس تربت کا اس پر کوئی اثر ظاہر نہ ہوا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرشتے کی لائی ہوئی اس مٹی کو (ہتھیلی میں) لیا پھر اسے سونگنے لگے اور روتے ہوئے فرمایا:

اللھم لا تبارك فی قاتل ولدی واصله نار جهنم۔

اے اللہ! میرے اس فرزند کے قاتل پر برکت نہ فرما اور اسے آتش جہنم میں جھلسا دے۔

پھر اس مٹی کو جناب ام سلمہؓ کے حوالے کیا اور نہر فرات کے کنارے شہادت حسین کی خبر دی اور فرمایا: اے ام سلمہؓ یہ مٹی اپنے پاس رکھیں اور جب یہ مٹی تازہ خون میں بدل جائے تو اس وقت سمجھ لینا میرا یہ فرزند حسین (علیہ السلام) قتل ہو گئے۔

جب حضرت امام حسین (علیہ السلام) ایک سال کے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دوبارہ فرشتے نازل ہوئے جن کے چہرے سرخ تھے اور پروں کو پھیلائے ہوئے تھے اور وہ کہہ رہے تھے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اس فرزند حسینؑ کے ساتھ وہی کچھ ہونے والا ہے جو ہابیل کے ساتھ قابیل نے کیا ہے اور ان کو ہابیل کے برابر اجر و ثواب دیا جائے گا اور اس کے قاتل کے لیے وہی گناہ ہو گا جو قابیل کے لیے تھا۔ کہا: پھر آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں رہا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حسین (علیہ السلام) کی تعزیت نہ کی ہو اور جو ثواب دیا جائے گا اس کی خبر نہ دی ہو اور کربلا کی مٹی پیش نہ کی ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللھم اخذل من خذله واقتل من قتله ولا تمتّعه بما طلبه۔

اے اللہ! جس نے حسین (علیہ السلام) کا ساتھ نہیں دیا تو اس کا ساتھ نہ دے جس نے حسین (علیہ السلام) کو قتل کیا اسے قتل کر دے اور جس چیز کو یہ چاہتے تھے وہ ان کو نصیب نہ ہونے دے۔

ملاحظہ ہو: (مقتل الحسینؑ الخوارزمی ۱/ ۲۳ طبع عراق، الفتوح للعلامہ احمد بن اعثم کوفی ۲/ ۳۲۶۔ طبع حیدر آباد دکن شیعہ کتب میں: المنتخب للطریحی صفحہ ۶۲۔ ۶۳، اللھوف علی قتلی للسید ابن طاؤس صفحہ ۱۳۔ ۱۶۔)

واضح رہے کہ بظاہر شر حبیل اس روایت کو اپنے والد سے، انہوں نے حضرت مسورؓبن مخرمہ سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کے بعد والی حدیث ملاحظہ فرما۔ (مؤلف)

۴۔ مسور بن مخرمہؓ

حضرت مسور بن مخرمہؓ نے سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عالم اعلا سے وہ فرشتہ آیا کہ جب سے دنیا خلق ہوئی وہ زمین کی طرف نہیں آیا تھا۔ اس فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا اس کو شوق تھا۔ جب وہ زمین پر نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی فرمائی "اے فرشتہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دو کہ آپ کی امت کا ایک شخص جس کو "یزید" کہا جائے گا وہ آپ کے پاکیزہ فرزند اور پاکیزہ کا بیٹا، جو پاکیزگی میں بتول مریم بنت عمران کی مثل ہے، کے بیٹے کو قتل کرے گا۔ اس فرشتے نے کہا: میرے معبود میرے آقا میں تیرے نبیؐ کی خدمت میں جانے کی خوشی محسوس کر رہا تھا تو یہ خبر میں کیسے بتادوں؟ کاش میں ان پر نازل ہی نہ ہوتا۔ فرشتے کے سر کے اوپر سے ندا آئی جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو چنانچہ وہ فرشتہ آیا اپنا پر پھیلایا اور رسول اللہؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: السلام علیك یا حبیب الله میں نے اپنے رب سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لی ہے۔ کاش میرے یہ پر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے اور یہ خبر میں آپ کے پاس لے کر نہ آتا مگر اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!! مجھے حکم ہے یہ بتادوں آپ کی امت کا ایک شخص جس کو یزید کہتے ہیں وہ آپ کے پاکیزہ فرزند اور پاکیزہ کا بیٹا، جو پاکیزگی میں بتول مریم بنت عمران کی مثال ہے، کے فرزند کو قتل کرے گا۔ وہ آپ کے فرزند کے بعد زیادہ زندہ نہیں رہے گا اور اللہ اس کو اس کے برے عمل کی وجہ سے گرفت میں لے گا اور وہ جہنم والوں میں شامل ہو گا۔ اس نے کہا: جب حسین (علیہ السلام) پورے دو سال کے ہو گئے تو رسول اللہؐ ایک سفر میں نکلے تو راستے میں آپ رک گئے اور کلمہ انا لله۔۔۔ الخ پڑھا اور دونوں آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا فرمایا: جبریل نے مجھے فرات کے کنارے پر واقع سرزمین کے بارے میں جس کو کربلا کہا جاتا ہے یہ خبر دی ہے کہ یہاں میرا فرزند حسین بن فاطمہ (علیہما السلام) کو قتل کیا جائے گا۔ پوچھا گیا: یارسول اللہؐ!! کون قتل کرے گا؟ فرمایا: ایک شخص قتل کرے گا جس کو "یزید" کہا جائے گا خدا اس کو ناکام کرے گویا میں اپنے فرزند کے سفر کی جگہ اور مدفن کو دیکھ رہا ہوں۔ اس کا سر مبارک (ہدیہ) کیا جا رہا ہے خدا کی قسم کوئی شخص میرے فرزند حسین (علیہ السلام) کے سر کو دیکھ کر خوش ہو جائے تو اس کے قلب و لسان میں تضاد ہو گا یعنی جو کلمہ شہادت کو اپنی زبان پر جاری کرتا ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہو گا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس

سفر سے غمگین واپس ہوئے تو خطبہ ارشاد فرمایا نصیحت فرمائی اور حسین (علیہ السلام)، حسن (علیہ السلام) آپ کے سامنے موجود تھے جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اپنا دایاں ہاتھ حسین (علیہ السلام) کے سر پر رکھا اور ان کا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ دعا مانگی:

اللھم انی محمد عبدك و نبیك وھذان من أطائب عترتی وخیار ذریتی وارومتی ومن اخلفھما فی امتی اللھم وقد اخبرنی جبرئیل بان ولدی ھذا مقتول مخذول، اللھم فبارك لی فی قتله واجعله من سادات الشھداء انك علی كل شیء قدیر، اللھم لاتبارك فی قاتله وخاذله۔

اے اللہ! میں تیرا عبد اور تیرا نبی محمدؐ ہوں اور یہ دونوں میری عترت کے پاکیزہ ترین اور میری اولاد کے برگزیدہ ہیں جن کو میں اپنی امت میں چھوڑ کر جاؤں گا۔ اے اللہ! مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میرا یہ فرزند قتل ہو گا بے یار و مددگار ہو گا۔ اے اللہ! اس کے قتل کو میرے لئے سود مند قرار دے اور اسے شہیدوں کا سردار بنادے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ اس کے قاتل اور اس کی مدد نہ کرنے والے کو نامراد کر۔

ملاحظہ ہو: (مقتل الامام الحسین الخوارزمی ۱/۲۳۸۔ الفتوح للعلامہ احمد بن اعثم الکوفی ۲/۷ ۳۲۔۳۲۸۔ شیعہ کتابوں میں کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مثیر الاحزان لابن نما حلی ۹،۱۰۔ اللھوف ۱۴۔۱۵)

۵۔ حضرت زینبؓ بنت جحش

حضرت زینبؓ بنت جحش سے ان کا غلام روایت کرتا ہے:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے اور حسین (علیہ السلام) میرے پاس تھے اس وقت حسین (علیہ السلام) نے چلنا شروع کیا تھا میں ان سے غافل ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر بیٹھ گئے کہتی ہیں کہ میں حسین (علیہ السلام) کو پکڑنے کے لئے گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو گئے۔ فرمایا: اسے رہنے دو۔ میں نے رہنے دیا کہ حسین (علیہ السلام) فارغ ہو جائیں۔ پھر آپ نے پانی مانگا اور فرمایا بیٹے کے لئے پانی ڈالنا کافی ہے بیٹی کے لئے دھونا پڑتا ہے پانی ڈالنے کے بعد وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تو حسین (علیہ السلام) کو اٹھا لیتے، رکوع اور سجدے کے وقت نیچے رکھ دیتے پھر آپ بیٹھ گئے اور رونا شروع کیا، پھر اپنا ہاتھ پھیلایا۔ جب آپ نے نماز ختم کی تو میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج میں نے آپ کو ایسا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ اس سے پہلے ایسا

کرتے نہیں دیکھا تھا، فرمایا: جبرئیل میرے پاس آیا اور کہا: اس بچے کو میری امت قتل کردے گی۔ میں نے کہا: مجھے دکھادے تو مجھے ایک سرخ مٹی دکھائی۔

اس روایت کی اسناد درج ذیل ہیں۔

سند اول: ابویعلی موصلی کی سند: یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا عبد الرحمٰن بن صالح، حدّثنا عبد الرحیم بن سلیمان، عن لیث بن أبی سلیم، عن جریر بن الحسن العبسی، عن مولی لزینب۔ أو عن بعض أهلها۔ عن زینب بن جحش۔

ملاحظہ ہو: (المطالب العالیہ لابن حجر عسقلانی ۲/۸۷)

سند دوم: طبرانی کی سند یہ ہے یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا علی بن عبد العزیز، حدّثنا أبو نعیم، حدّثنا عبد السلام بن حرب، عن لیث، عن أبی القاسم مولی زینب، عن زینب بنت جحش۔ والروایة کاملة بهذا الاسناد۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی ۲۴/۵۴، ۵۵۔)

سند سوم: طبرانی کی سند (ابو بکر ابن ابی شیبہ کی سند) یہ سند بھی "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا عبید، حدّثنا أبوبکر (بن أبی شیبة)، عن عبد الله بن ادریس، عن لیث، عن حدمر مولی لبنی عبس، عن مولی لزینب بن جحش یقال له: أبوالقاسم، عن زینب بن جحش۔۔ وصدر الروایة فقط بهذا الاسناد۔

ملاحظہ ہو: المعجم الکبیر ۲۴/۵۷

سند چہارم: **سند عبد الرزاق**

سند یہ ہے: عن حسین بن مهران الكوفي، قال: أخبرني ليث بن أبي سليم، قال: حدّثني حدوب، عن مولى لزينب بنت جحش، عن زينب بن جحش۔ و صدر الرواية فقط بهذا الاسناد۔

ملاحظہ ہو: (شرح الاخبار ۳/ ۲۳۴) ، یہ سند شیعہ مصادر میں ہے اور حدیث کا متن تقریباً ایک جیسا ہے۔

مولف نے ان اسناد کے راویوں کی توثیقات کو بیان کیا ہے۔

۶۔ انسؓ بن مالک

حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ

فرشتہ قطر نے اپنے پرورد گار سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے اجازت مانگی اس کو اجازت مل گئی، آپ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہؓ دروازے کا خیال رکھو کوئی اندر داخل نہ ہونے پائے۔ ام سلمہؓ دروازے پر ہی تھیں کہ اچانک حسین بن علی (علیہما السلام) آگئے، دروازہ کھولا اور داخل ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین (علیہ السلام) کو اٹھایا اور چومنے لگے۔ فرشتے نے کہا: کیا آپ اس کو چاہتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ فرشتہ نے کہا: آپ کی امت اسے قتل کرے گی۔ اگر آپ چاہیں تو وہ جگہ آپ کو دکھاؤں جہاں یہ قتل ہونگے۔ فرمایا: ہاں چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس فرشتے نے ان کی قتل گاہ سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور آپ کو دکھائی چنانچہ تھوڑی سی ریت یا سرخ مٹی لے آیا اس کو ام سلمہؓ نے ایک کپڑے میں رکھ دیا۔

ثابت البنانی کا بیان ہے کہ ہم کہتے تھے یہ کربلا کی سرزمین ہے۔

اس حدیث کی اسناد درج ذیل ہیں:

سند اول: ابو یعلی کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: حدثنا شيبان، حدثنا عمارة بن زاذان حدثنا ثابت البناني عن انس بن مالك۔

ملاحظہ ہو: (مسند ابی یعلیٰ الموصلی ۶/ ۱۲۹۔ صحیح ابن حبان ۱۵/ ۱۴۲۔ المعجم الکبیر ۳/ ۱۰۶۔ مسند احمد ۳/ ۲۴۲۔)

سند دوم: سند ابن حبان یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: اخبرنا الحسن بن سفیان حدّثنا شیبان بن فروخ قال: حدّثنا عمارہ بن زاذان قال حدّثنا ثابت عن انس بن مالك۔

ملاحظہ ہو: (صحیح ابن حبان ۱۵/۱۴۲)

سند سوم: سند طبرانی یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: (حدثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی و محمد بن محمد التمار البصری و عبدان بن احمد قالوا: حدّثنا شیبان بن فروخ حدّثنا عمارہ بن زاذان الصیدلانی قال: حدّثنا ثابت البنانی عن انس)

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۰۶)

سند چہارم: سند احمد بن حنبل یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا عبد الصمد بن حسان قال: اخبرنا عمارہ (یعنی ابن زاذان) عن ثابت بن انس۔

ملاحظہ ہو: (مسند احمد بن حنبل ۳/۲۴۲)

سند پنجم: سند طبرانی یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا بشر ابن موسی، حدّثنا عبدالصمد بن حسان المروذی، حدّثنا عمارہ بن زاذان الصیدلانی، حدّثنا ثابت البنانی عن انس بن مالك۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر لطبرانی ۳/۱۰۶)

سند ششم: سند احمد بن حنبل یہ سند "حسن کا لصحیح" ہے۔ یعنی صحیح کے درجے کی ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا مؤمل، حدّثنا عمارہ بن زاذان، حدّثنا ثابت عن انس بن مالك۔

ملاحظہ ہو (مسند احمد بن حنبل ۳/ ۲۴۲)

علامہ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے:

رواہ احمد وابویعلی والبزار والطبرانی باسانید وفیھا عمارۃ بن زاذان وثقه جماعة وفیه ضعف وبقیة رجال ابی یعلی رجال الصحیح۔

اس حدیث کو احمد، ابو یعلی، بزار اور طبرانی نے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس سند میں عمارہ بن زاذان ہے ایک جماعت نے توثیق کی ہے اور اس میں ضعف ہے اور ابو یعلی کی روایت کے باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

(مجمع الزوائد ۹/ ۱۸۷ طبع مکتبۃ القدسی قاہرہ)

۷۔ حضرت ابو الطفیلؓ

حضرت ابو الطفیل عامرؓ بن واثلہ سے روایت ہے کہ

فرشتہ قطر نے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ام سلمہؓ کے گھر میں سلام پیش کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ام سلمہؓ سے) فرمایا کہ کوئی اندر داخل نہ ہو۔ اچانک حضرت حسین (علیہ السلام) آئے اور داخل ہو گئے ام سلمہؓ نے عرض کی کہ یہ داخل ہونے والا حسین (علیہ السلام) ہیں۔ آپ نے فرمایا: آنے دو۔ چنانچہ حسین (علیہ السلام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن پر سوار ہوئے اور کھیلنے لگے جبکہ فرشتہ دیکھ رہا ہے، فرشتے نے کہا: کیا آپ اس کو چاہتے ہیں؟ فرمایا: ہاں قسم بخدا میں اسے چاہتا ہوں کہا: آپ کی امت اسے قتل کر دے گی، اگر آپ چاہیں تو وہ جگہ دکھادوں۔ پھر اس نے مٹھی بھر مٹی لا کر دی۔ ام سلمہؓ نے اس مٹی کو اٹھایا اور اپنی چادر میں اسے محفوظ کر لیا ان کا یہ خیال تھا کہ یہ خاک، کربلا کی خاک ہے۔

اس حدیث کو طبرانی نے نقل کیا ہے اور اس کی سندیں "حسن" ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے!! (مجمع الزواید ۹/ ۱۹۰۔ فیض القدیر شرح جامع الصغیر ۱/ ٦٦) میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے:

ولعلہ لاعتضادہ ففی معجم الطبرانی عن عائشۃ مرفوعاً۔۔۔۔وفیہ عن ام سلمۃ، وزینب بنت جحش و ابی امامۃ ومعاذ و ابی الطفیل و غیرھم ممن یطول ذکرھم۔

لیکن طبرانی کے معاجم الثلاثہ میں سے کسی ایک مطبوعہ معجم میں یہ حدیث موجود نہیں ہے۔ شاید یہ معجم ابھی تک شائع نہ ہوئی ہو یا موجودہ معاجم میں سے نکال دی گئی ہو واللہ اعلم۔

۸۔ابو امامۃ الباہلیؓ [۱]

حضرت صدی بن عجلان ابو امامۃ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا: اس بچے (یعنی حسین علیہ السلام) کو نہ رولائو، وہ دن ام سلمہؓ کا تھا کہ اچانک جبرئیل نازل ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے، ام سلمہؓ سے فرماتے ہیں کہ کسی کو میرے پاس نہ آنے دو۔ اتنے میں حسین (علیہ السلام) آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر ان کی طرف جانا چاہا تو میں نے ان کو اپنے سینے سے لگالیا اور ان کو خاموش کرنے کی سعی کرتی رہی۔ جب حسینؑ کا گریہ شدید ہو گیا تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ حسینؑ سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں جا کر بیٹھ گئے جبرئیل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آپ کے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھ پر ایمان رکھنے کے باوجود لوگ اسے قتل کریں گے؟ جبرئیل نے کہا: ہاں ان کو قتل کریں گے، چنانچہ جبرئیل نے ایک مٹی اٹھائی اور کہا: اس جگہ پر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے حسین (علیہ السلام) کو سینے سے لگا کر غمگین حالت میں نکلے ام سلمہؓ نے گمان کیا کہ شاید بچے کے وہاں جانے سے آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا: میں آپؐ پر قربان جائوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حسین (علیہ السلام) کو نہ رلائو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ بھی) فرمایا تھا کہ کسی کو یہاں نہ آنے دو۔ لیکن حسین (علیہ السلام) آیا تو میں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیج دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اور صحابہ کی

----

[۱] متوفی ۸۱ھ یا ۸۶ھ

طرف تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: میری امت اس بچے کو قتل کرے گی۔ ان میں عمر اور ابو بکر بھی بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے کہا: کیا وہ لوگ ایمان لانے کے باوجود انہیں قتل کریں گے؟ فرمایا: ہاں یہ وہاں کی مٹی ہے، پھر آپ نے یہ مٹی ان کو دیکھائی۔

علامہ ذہبی اور مناوی نے کہاہے کہ اس کی سندیں "حسن" ہیں۔

سند ملاحظہ ہو: حدّثنا علی بن سعید الرازی، حدّثنا اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة المروزی، حدّثنا علی بن الحسن بن شقیق، حدّثنا الحسین بن واقد، حدثنی أبوغالب عن أبی أُمامة۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ۸/ ۲۸۵)۔ علامہ ہیثمی نے اس حدیث کے ذیل میں لکھاہے: رواہ الطبرانی ورجالہ موثقون وفی بعضھم ضعف۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔ بعض میں ضعف ہے۔ (مجمع الزوائد ۹/ ۱۸۹) (تاریخ دمشق ج۱۴ص ۱۹۰۔ سیر اعلام النبلاء ج۳ص ۲۸۹) میں کہا "اسناد حسن" اس کی سند "حسن" ہے۔ الروض النضیر ج۱ ص ۹۳، ۹۴ میں کہاہے کہ اس حدیث کی سند "حسن" ہے حافظ ابن کثیر دمشقی نے (البدایہ والنہایہ جلد۸ ص ۱۹۹) میں اس حدیث کی طرف اشارہ کیاہے اور کہاہے: ورواه الطبرانی عن ابی امامة وفیه قصة ام سلمة اس حدیث کو طبرانی نے ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں ام سلمہؓ کا واقعہ بھی مذکور ہے۔

۹۔ معاذ بن جبلؓ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو کر نکلے اور فرمایا: میں محمد ہوں، مجھے فواتح الکلم وخواتمہ دیا گیاہے، بس جب تک میں تمہارے درمیان میں ہوں میری اطاعت کرو اور جب میں تمہارے درمیان سے چلاجائوں تو تم کتاب خدا سے متمسک رہو۔ اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مان لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر فرمایا: اے معاذ! شمار کرو۔ معاذ کہتے ہیں: جب میں پانچ تک پہنچا تو فرمایا: یزید اس کو اللہ مبارک نہ کرے۔ پھر دونوں آنکھیں اشک بار ہو گئیں پھر فرمایا: مجھے حسین (علیہ السلام) کی سنائی سنائی گئی ہے مجھے حسینؑ کی تربت دے دی گئی ہے اور مجھے ان کے قاتل کی خبر دی گئی ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جس قوم کے سامنے یہ قتل ہو گا اور وہ اس قتل کو نہیں روکیں گے وہ اپنے قلب وضمیر میں اللہ کے خلاف قدم اٹھا رہے ہونگے، اللہ ان پر ان کے اشرار کو مسلط کرے گا اور ان کو گروہوں میں متفرق کرے گا۔

پھر فرمایا: ہائے فرزند آل محمد کو ناخلف عیش پرست سے۔ وہ میرے جانشین اور جانشینوں کے جانشین کو قتل کرے گا۔۔۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ج۳ ص ۱۲۰۔)

اس حدیث کے ذیل میں علامہ ہیثمی کا (مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۹۰) میں یہ کہنا رواہ الطبرانی وفیہ مجاشع بن عمرو وھو کذاب" اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں مجاشع بن عمرو ہے اور وہ کذاب ہے" محترم قارئین! اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ طبرانی نے اس حدیث کو دو سندوں سے نقل کیا ہے ان دونوں میں ایک سند میں مجاشع بن عمرو نامی راوی موجود ہے اور ابو الشیخ نے بھی ایک سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے جبکہ اس سند میں مجاشع بن عمرو نہیں ہے۔

اس حدیث کی سندیں درج ذیل ہیں:

سند اول: طبرانی کی سند یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا الحسن بن عباس الرازی، حدثنا سلیم بن منصور بن عمار، حدثنا ابی، حدثنا عبد اللہ بن لھیعہ، عن ابی قبیل، حدثنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان معاذ بن جبل اخبرہ قال: خرج علینا رسول اللہ۔
اس سند میں مجاشع بن عمرو نہیں ہے۔

سند دوم: طبرانی کی سند دوم اگرچہ یہ سند ضعیف ہے لیکن اس مندرجہ بالا سند کا متابع موجود ہے جس کی بنا پر یہ حدیث بھی حسن درجے کی بن جاتی ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان الرقی، حدّثنا عمرو بن بکیر بن بکار القعنبی، حدثنا مجاشع بن عمرو، حدثنا عبد اللہ بن لھیعۃ عن ابی قبیل، حدثنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص۔ ان معاذ بن جبل اخبرہ قال خرج علینا رسول اللہ۔۔ الخ

صرف اس سند میں مجاشع بن عمرو ہے۔ لیکن پہلی سند جو "حسن" ہے کی وجہ سے اس سند کی کمزوری کی تلافی ہو جاتی ہے۔

سند سوم: ابو الشیخ کی سند۔ یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے ابو الشیخ نے الفتن میں کہا ہے:

حدّثنا الضبعی، حدثنا محمد بن منصور ابو جعفر، حدثنا کثیر بن جعفر الخراسانی عن ابن لهیعه، عن ابی قبیل المعافری، قال: حدثنی عبد اللہ بن عمرو: ان معاذ بن جبل اخبرہ قال بینما انا و ابو عبیدۃ بن الجراح و سلمان ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ خرج الینا فی الھجیر مرعوباً متغیر اللون فقال: انا محمد-----

سند چہارم: خطابی کی سند۔ یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: قال الخطابی: حدثنی محمد بن علی بن اسماعیل، اخبرنا ابن ابی داؤد ، اخبرنا محمد بن منصور الطوسی، حدثنا کثیر بن حفص، (ظاھراًیہ کثیر بن جعفر ہے) حدثنا ابن لھیعہ ، عن ابی قبیل المعافری عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان معاذ بن جبل اخبرہ۔

یہ حدیث شیعہ کتب میں موجود ہے ملاحظہ ہو: (التشریف بالمنن تالیف: سید علی بن طاؤس ص ۲۷۲، نیز شرح الاخبار تالیف قاضی نعمان المغربی ۳/۱۳۹)، میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

۱۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ویح لفراخ آل محمد من عتریف مترف یقتل خلفی و خلف الخلف۔

آل محمد کے فرزند پر رحم ہو اس بے بصیرت عیاش کے ہاتھوں میرا جان نشین اور جان نشین کے جان نشین قتل ہوں گے۔

۲۔ سلمہؓ بن اکوع نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے:

ویح الفراخ فراخ آل محمد من خلیفۃ مستخلف مترف۔ ملاحظہ ہو: (معرفۃ الصحابۃ ج ۲ ص ۶۶۴ حدیث نمبر ۴۶۶۔ محدث دیلمی نے بھی الفردوس حدیث نمبر ۷۱۴۷) میں ذکر کیا ہے اس حدیث کی سند "قوی" ہے۔

۱۰۔ حضرت عبد اللہؓ بن عمرو

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو کہتے ہیں: میں، ابو عبیدہؓ، سلمانؓ، مقدادؓ اور زبیرؓ ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر (کھڑے) تھے کہ آپ اچانک پریشان، چہرے کا رنگ متغیر باہر تشریف لائے فرمایا: مجھے اپنی سنانی سنائی گئی ہے پھر ایک طویل کلام ارشاد فرمایا پھر فرمایا یہ لے لو اور شمار کرو۔ لمبی سانس لے کر فرمایا: یزید طعنہ زن لعنتی سے رحمت دور ہو۔ مجھے اپنے پیارے فرزند حسینؓ کے قتل کی خبر سنائی گئی ہے۔ میرے پاس ان کی تربت لائی گئی اور ان کے قاتل کو مجھے دکھایا گیا ہے۔ جس قوم کے سامنے میرا یہ فرزند قتل ہو گا اور وہ ان کی نصرت نہیں کرے گی اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

ابن الجوزی کہتے ہیں: یہ حدیث من گھڑت ہے۔ ابن لھیعۃ حدیث بھولنے والا اور سلیم بن منصور بھی ایسے ہی ہے۔ (الموضاعات جلد ۲ صفحہ ۴۵) حالانکہ اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ اس سند میں عبد اللہ ابن لھیعہ صدوق یعنی سچا ہے اور حسن الحدیث ہے (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد للھیثمی جلد ۵ صفحہ ۲۱۶،۷۔۱۷۱/۱)۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ایک حدیث کے ضمن میں ابن لہیعہ پر جرح کا جواب دینے کے بعد حاصل کلام یہ لکھا ہے:

والحاصل ان الحدیث یصلح للاحتجاج

خلاصہ کلام یہ ہے کہ (ابن لہیعہ کی یہ) حدیث احتجاج کے قابل ہے۔

(فتح الملھم شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور)

اسی طرح مولانا ظفر احمد عثمانی روایت کے ذیل میں ابن لہیعہ پر بحث کے بعد لکھتے ہیں:

وقد مرغیر مرۃ ان ابن لھیعۃ حسن الحدیث

کئی بار گزر چکا ہے کہ ابن لھیعہ حسن الحدیث ہے۔

(اعلاء السنن جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ کراچی)

مزید برآں عثمانی صاحب نے ابن لہیعہ کی روایات کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: (اعلاء السنن جلد ۱ صفحہ ۳۰۸، ۲۹۰، ۲۱۲، ۴۴، جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ جلد ۳ صفحہ ۱۷۱، ۱۵۴، ۱۹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۶، ۲۱۴، ۳۵، ۳۷، ۳۰ وغیرہ)۔ اور کچھ الفاظ کی کمی

بیشی کے ساتھ مولانا محمد یوسف کاندھلوی نے "امانی الاحبار شرح معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۵۹ پر بھی توثیق کی ہے۔) اور سلیم بن منصور مقبول ہے لہٰذا اسند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: انبأنا محمد بن ناصر انبأنا المبارك بن عبدالجبار، انبأنا ابو الفتح عبد الملك بن عمر بن خلف الرزاز، انبأنا ابو الحسين بن بشران، انبأنا القاضی ابو الحسين عمر بن علی بن مالك الاشنانی، حدثنا حسين بن الكميت، حدثنا سليم بن منصور بن عمار، حدثنا ابی، حدثنا ابن لهيعة عن حيی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو۔

ملاحظہ ہو: (کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۲۸ حدیث ۳۴۳۲۴۔ جمع الجوامع حرف الیاء مع الزاء حدیث ۲۹۴) يزيد لابارك الله فی يزيد الطعان اللعان اما انه لغی الیّ حبيبی و سخيلی حسين عليه السلام ------- الی اخر الحديث۔

۱۱۔ سعیدؒ بن جمھان اسلمی

سعیدؒ بن جمھان اسلمی سے روایت ہے: جبرئیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مٹی پیش کی یہ مٹی اس بستی کی تھی جہاں حسینؑ قتل ہونگے اس بستی کا نام کربلا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کرب وبلا۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ دمشق ابن عساکر حالات امام حسین علیہ السلام۔ سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۲۹۰۔)

یہ روایت اگرچہ مرسل ہے چونکہ سعید بن جمھان صحابی نہیں تابعی ہیں، تاہم روایت کا متن دوسری صحیح السند روایات کے مطابق ہے۔ لہٰذا یہ مرسل بھی معتبر شمار ہوتی ہے۔

۱۲۔ حضرت انسؓ بن حارث

اشعث بن سحیم (بعض اسناد میں سلیم ہے) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا انسؓ بن الحارث کہتے ہیں میں نے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ان ابنی هذا يعنی الحسين عليه السلام يقتل بارض يقال لها كربلاء فمن شهد منكم فلينصره" میرا یہ فرزند یعنی حسین (علیہ السلام) اس سرزمین پر قتل کیا جائے گا جس کو کربلا کہتے ہیں۔ جو اس وقت حاضر ہو گا اس کو چاہیے ان کی نصرت کرے۔

حضرت انسؓ بن حارث کربلا چلے گئے اور حضرت امام حسینؑ کے ساتھ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

سند اول: بخاری کی سند۔ یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: قال البخاری: قال محمد، حدثنا سعید بن عبد الملك بن واقد الحرانی، حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف عن الا شعث بن سلحیم (صحیح سلیم ہے) عن ابیه عن انس"

واضح رہے کہ بخاری نے پوری حدیث نقل نہیں کی انہوں نے صرف اس حدیث کی طرف یہ کہہ کر اشارہ کیا ہے انس بن الحارث قتل مع الحسین بن علی (علیہما السلام) سمع النبی قاله محمد۔ انس بن حارث حسین بن علی (علیہما السلام) کے ساتھ قتل ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سنی ہے یہ بات محمد نے بیان کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التاریخ الکبیر ۲ ص ۳۰۔)

اس حدیث کو ابو نعیم اصبہانی نے دلائل النبوۃ میں بخاری سے مکمل روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

حدثنا منصور بن محمد بن منصور الوكيل الاصبهانی، حدثنا اسحاق بن احمد الفارسی قال حدثنا البخاری قال حدثنی محمد صاحب لنا خراسانی قال: حدثنا سعید بن عبد الملك بن واقد الجزری (صحیح الحرانی ہے) حدثنا عطا بن مسلم الخفاف عن الاشعث بن سلیم عن ابیه عن انس بن الحارث قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: ان ابنی هذا یقتل بارض العراق فمن ادركه منكم فلینصره۔ میرا یہ فرزند عراق کی سرزمین میں قتل کیا جائے گا تم میں سے جو بھی ان کو پائے اس کو چاہیے کہ ان کی نصرت کرے۔

ملاحظہ ہو: (دلائل النبوة باب اخباره صلی الله علیه وآله وسلم عن قتل الحسین رضی الله عنه، ج ۲ ص ۵۵۴۔ حدیث ۴۹۳۔)

سند دوم: خوارزمی کی سند۔ یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: اخبرنا الشیخ الامام الزاهد الحافظ ابو الحسن علی بن احمد العاصمی اخبرنا شیخ القضاة ابو علی اسماعیل بن احمد البیهقی، اخبرنا والدی شیخ السنة ابوبكر احمد بن الحسین البیهقی، حدثنا ابو عبد الله الحافظ، اخبرنی خلف بن محمد البخاری حدثنی صالح بن محمد الحافظ، حدثنی محمد بن یحیی الزهلی، حدثنی سعید بن عبد الملك، حدثنی عطاء بن مسلم عن اشعث یعنی ابن سلیم عن ابیه عن انس یعنی ابن الحارث قال سمعت رسول الله یقول:

ان ابنی هذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق فمن ادركه فلینصره۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ فرزند سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا تم میں سے جو بھی اسے پائے اس کو چاہیے کہ ان کی نصرت کرے چنانچہ انسؓ بن حارث حضرت امام حسین بن علیؑ کے ساتھ شہید ہو گئے۔

ملاحظہ ہو: (مقتل الحسین خوارزمی ج ا ص ۲۳۳ حدیث ۴۔)

سند سوم: بغوی کی سند یہ سند ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: حدثنا محمد بن ھارون ابو بکر حدثنا ابراھیم بن محمد الرقی وعلی بن الحسن الرازی، قالا: حدثنا سعید بن عبد الملك ابو واقد الحرانی، حدثنا عطاء بن مسلم، حدثنا اشعث بن سلیم عن ابیه، قال: سمعت انس بن الحارث یقول ان ابنی۔ یعنی۔ الحسینؑ یقتل بارض یقال لها کربلاء فمن شهد منکم ذلك فلینصره۔

ملاحظہ ہو: (البدایه و النهایه ج۸ ص ۲۱۷) میں حافظ ابن کثیر امام بغوی سے روایت کرتے ہیں اسی طرح ابن عساکر تاریخ دمشق ۱۴ ص ۲۲۳ میں بغوی سے روایت کرتے ہیں۔

سند چہارم و پنجم: ابن السکن کی سندیں۔ سند نمبر ایک 'حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال القرطبی: ذکر ابو علی سعید بن عثمان بن السکن الحافظ قال حدثنا ابو عبد الله الحسین بن اسماعیل قال: حدثنا محمد بن ابراهیم الحلوانی قال ابن السکن: و اخبرنی ابو بکر محمد بن محمد اسماعیل، حدثنا احمد بن عبد الله بن زیاد الحداد قالا: حدثنا سعید بن عبد الملك بن واقد قال: حدثنا عطاء بن مسلم عن اشعث بن سلیم عن ابیه ''ان ابنی هذا یقتل بارض العراق فمن ادرکه منکم فلینصره فقتل انس یعنی مع الحسین بن علی علیهما السلام۔

ملاحظہ ہو: (التذکرة فی احوال الموتی و امور الآخرة تالیف محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ باب ماجاء فی بیان مقتل الحسین رضی اللہ عنہ صفحہ ۶۴۴۔)

۱۳۔بنی اسد کا ایک شخص

عریان بن ہیثم بن اسود نخعی کوفی روایت کرتے ہیں:

میرے والد صحرا کی طرف نکلا کرتے تھے اور اس جگہ کے قریب جایا کرتے تھے جہاں معرکہ حسین (علیہ السلام) واقع ہونا تھا ،چنانچہ جب بھی وہ وہاں جاتے تو بنی اسد کا ایک شخص وہاں موجود پاتے، میرے والد نے اس سے کہا: میں تجھے دیکھتا ہوں یہاں پابندی کے ساتھ رہتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ حسین (علیہ السلام) یہاں اسی جگہ قتل ہونے والے ہیں، میں یہاں اس لئے آتا ہوں تاکہ میں ان سے ملوں اور ان کے ساتھ قتل ہو جائوں۔

جب حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے تو میرے والد نے کہا چلیں دیکھ لیتے ہیں کہ کیا وہ اسدی یہاں (کربلا) قتل ہونے والوں میں شامل ہیں؟ چنانچہ ہم معرکہ کی جگہ آئے تو اِدھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اسدی بھی شہید ہو گئے ہیں۔

اس روایت کی سند ''قوی'' ہے۔

سند یہ ہے: اخبرنا علی بن محمد عن عامر بن ابی محمد عن الهیثم بن موسی قال : قال العریان بن الهیثم

ملاحظہ ہو:۔(طبقات ابن سعد حدیث ۲۸۱۔ذکر حالات امام حسین علیہ السلام، تاریخ دمشق جلد ۱۴ ص ۲۱۶۔)

۱۴۔حضرت ام سلمہؓ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہؓ سے بہت افراد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ عبد اللہ بن وھب بن زمعہ کہتے ہیں کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے کے لئے بستر پر لیٹے پھر پریشان حال بیدار ہوئے، پھر لیٹ گئے اور سو گئے پھر دوبارہ پریشان ہو کر بیدار ہوئے لیکن دوسری دفعہ پہلے سے کم پریشان تھے پھر لیٹ گئے اور بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں سرخ مٹی ہے (یقبّلها) اس مٹی کو چوم رہے تھے۔ دوسری روایات میں یہ لفظ (یقلبها) ہے جس کا معنی یہ ہے کہ ''اس کو الٹ پلٹ رہے تھے''۔

میں نے کہا: یارسول اللہ یہ کونسی مٹی ہے ؟ فرمایا: جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ عراق کی سرزمین پر قتل ہو جائے گا یعنی۔ حسین (علیہ السلام) میں نے جبرئیل سے کہا مجھے وہ مٹی دکھاؤ جس پر میرا حسینؑ قتل ہو گا یہ وہی مٹی ہے۔

سند: حاکم نے کہا ہے کہ یہ سند "صحیح" ہے۔ بخاری و مسلم کی شرائط صحت کے مطابق ہے اگرچہ ان دونوں نے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا ذھبی نے کہا ہے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے ملاحظہ ہو: (المستدرک علی الصحیحین مع التلخیص جلد ۴ ص ۳۹۸۔)

سند اول:۔ صحیح علی شرط الشیخین

سند یہ ہے: قال الحاکم النیسابوری اخبرنا ابو الحسین علی بن عبد الرحمن الشیبانی بالکوفة، حدثنا احمد بن حازم الغفاری، حدثنا خالد بن مخلد القطوانی قال:۔ حدثنی موسی بن یعقوب الزمعی اخبرنی ھاشم بن ھاشم بن عتبہ بن ابی وقاص عن عبد اللہ بن وھب بن زمعہ قال: اخبرتنی اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا۔

ملاحظہ ہو: (المستدرک علی الصحیحین جلد ۴ صفحہ ۳۹۸۔)

سند دوم: "صحیح" ہے

سند یہ ہے: قال ابن سعد اخبرنا خالد بن مخلد و محمد بن عمر قالا: حدثنا موسیٰ بن یعقوب الزمعی، قال اخبرنی ھاشم بن ھاشم بن عتبة بن ابی وقاص عن عبد اللہ بن وھب بن زمعة قال اخبرتنی ام سلمة۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد ۴۳ ص ۴۴ حدیث ۲۶۸ باب ذکر حالات امام حسین علیہ السلام۔)

واضح رہے کہ اس سند میں اگرچہ محمد بن عمر ضعیف ہے لیکن موسیٰ بن یعقوب نے صرف محمد بن عمر ہی سے نہیں سنا کہ سند ضعیف ہو جائے بلکہ خالد بن مخلد سے بھی سنا ہے جو کہ ثقہ ہیں لہٰذا سند "صحیح" ہے۔

سند سوم: صحیح ہے

سند یہ ہے: قال ابن عساکر اخبرنا ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن الحسین بمرو، انبأنا محمد بن علی بن محمد ابن المھتدی باللہ و اخبرنا ابو غالب بن ابی علی، انبأنا عبد الصمد بن علی، قالا: انبأنا عبید اللہ بن محمد، انبأنا

عبد اللہ بن محمد البغوی، قال حدثنی علی بن مسلم بن سعید، انبأنا خالد بن مخلد، انبأنا ابو محمد موسیٰ بن یعقوب بن عبد اللہ بن وھب الزمعی اخبرنی ھاشم بن ھاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، عن عبد اللہ بن وھب بن زمعہ قال حدثتنی ام سلمۃ رضی اللہ عنہا۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ دمشق جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۲۔)

سند چہارم: صحیح ہے۔

سند ملاحظہ ہو: قال البیھقی: اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ و ابو بکر احمد بن الحسن القاضی و ابو محمد بن ابی حامد المقری، قالوا: اخبرنا ابو العباس محمد بن یعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدوری، حدثنا خالد بن مخلد، حدثنا موسی بن یعقوب، عن ھاشم بن ھاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، عن عبد اللہ بن وھب بن زمعہ قال اخبرتنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

ملاحظہ ہو: (دلائل النبوہ ج ۶ ص ۴۶۸ باب ما روی فی اخبارہ بقتل ابن ابنتہ ابی عبد اللہ الحسین بن ابی طالب علیہ السلام۔ تاریخ دمشق جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۲۔)

سند پنجم:- یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدثنا بکر بن سھل الدمیاطی، حدثنا جعفر بن مسافر التنیسی، حدثنا ابن ابی فدیک، حدثنا موسی بن یعقوب الزمعی، عن ھاشم بن ھاشم بن عتبہ بن ابی وقاس، عن عتبہ بن عبد اللہ بن زمعہ، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضطجع۔۔۔۔۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ حدیث ۲۸۲۱۔)

سند ششم یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے:قال الطبرانی: حدثنا ابراھیم بن دحیم، (حدثنا ابن ابی فدیك) حدثنا موسی بن یعقوب، حدثنی ھاشم بن ھاشم عن وھب بن عبد اللہ بن زمعہ قال اخبرتنی سلمہ۔ (ملاحظہ ہو: المعجم الکبیر ۲۳/۳۰۸)

سند ہفتم: یہ سند "حسن" ہے صحیح کے درجہ کی ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدثنا عبد اللہ بن الجارود النیسابوری حدثنا احمد بن حفص، حدثنی ابی، حدثنا ابراھیم عن عباد بن اسحاق، عن ھاشم بن ھاشم، عن عبد اللہ بن وھب بن زمعہ عن ام سلمہ عن النبی مثلہ۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ۲۳/۳۰۸،۳۰۹)

سند ہشتم: یہ سند بھی "حسن" ہے۔ صحیح کے درجہ کی ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عساکر: اخبرنا ابو القاسم زاھر بن طاھرہ انبأنا ابو نصر عبد الرحمن بن علی بن محمد بن موسی المعدّل و اخبرنا ابو عبد اللہ الحسین بن عبد الملك، انبأنا ابو عثمان سعید بن احمد قالا: انبأنا ابو العباس محمد بن احمد بن محمد بن ابراھیم، السلیطی، انبأنا ابو حامد بن محمد الشرقی، انبأنا احمد بن حفص، حدثنی ابی، حدثنی ابراھیم بن طھمان عن عباد بن اسحاق عن ھاشم بن ھاشم عن عبد اللہ بن وھب عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

(ملاحظہ ہو: تاریخ دمشق ۱۴ص ۱۹۲)

۲۔ صالح بن اربد النخعی عن ام سلمہؓ

دوسرے راوی حضرت ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دروازے پر بیٹھ جائیں اور کوئی میرے پاس نہ آئے، میں دروازے پر بیٹھ گئی حسین (علیہ السلام) آ گئے۔ میں نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن حسین اپنے نانا کے پاس پہنچ گئے میں نے کہا: اے اللہ کے نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر قربان ہو جائوں آپ نے حکم دیا تھا کہ کوئی میرے پاس نہ آئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا آیا تو میں نے حسین (علیہ السلام) کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ آپ کی طرف آ گئے۔ جب کافی دیر ہوئی تو میں نے دروازہ سے اندر دیکھا تو آپ ایک چیز کو الٹ پلٹ رہے تھے اور آپ کے آنسو بھی گر رہے تھے اور بچہ یعنی حسینؑ آپ کے شکم مبارک پر بیٹھے ہوئے تھے فرمایا: ہاں۔ جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور مجھے خبر دی کہ میری امت اس بچے کو قتل کرے گی اور وہ مٹی لا کر دی جس پر یہ بچہ قتل ہو گا میں اسی مٹی کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا ہوں۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۹ حدیث ۲۸۲۰۔)

اس روایت کی متعدد اسناد ہیں:

سند اول: یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن ابی شیبہ حدثنا یعلی بن عبید، عن موسی الجھنی، عن صالح ابن اربد النخعی قال: قالت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ (ملاحظہ ہو: حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہ کی کتاب "المصنف" جلد ۸ صفحہ ۶۳۲ حدیث ۲۵۸۔)

سند دوم: یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن سعد: اخبرنا یعلی و محمد ابنا عبید قالا حدثنا موسی الجھنی عن صالح بن اربد النخعی قال: قالت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ (ملاحظہ ہو: طبقات ابن سعد ۴۴، ۴۵ حدیث ۲۶۹)

سند سوم: یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدثنا الحسین بن اسحاق التستری، حدثنا علی بن بحر، حدثنا عیسی بن یونس، حدثنا موسی الجھنی عن صالح بن اربد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ (ملاحظہ ہو: المعجم الکبیر جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۸۔)

۳۔ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب

ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے فرمایا: کسی کو میرے پاس آنے نہ دے، میں انتظار کرتی رہی اتنے میں حسین (علیہ السلام) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گریہ کی آواز سنی، دیکھا تو حسین (علیہ السلام) رسول اللہ کی گود میں بیٹھے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے رخساروں پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور خود گریہ کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے علم نہ ہو سکا کہ حسین (علیہ السلام) یہاں آپ کے پاس آگئے فرمایا: جبرئیل ہمارے ساتھ گھر میں موجود تھے جبرئیل نے مجھ سے کہا: کیا آپ اس بچے کو چاہتے ہیں؟۔۔۔ آپ کی امت اس کو اس سرزمین میں قتل کرے گا جس کو کربلا کہتے ہیں جبرئیل نے کربلا کی مٹی اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی۔

جب حسین (علیہ السلام) کو (افواج یزید نے) کربلا میں گھیر لیا تو آپ نے پوچھا اس زمین کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: کربلا۔ فرمایا: سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کرب وبلا کی سرزمین ہے۔ (ملاحظہ ہو: المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۹،۱۰۸ حدیث ۲۸۱۹،۲۳،۲۸۹)۔

سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی حدثنا حسین بن اسحاق التستری، حدثنا یحیی بن عبد الحمید الحمانی، حدثنا سلیمان بن بلال، عن کثیر بن زید عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت۔۔۔

۴۔ ابو وائل شقیق بن مسلمۃ

حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں:

حسن اور حسین (علیہما السلام) میرے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے کہ اچانک جبرئیل نازل ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی امت آپ کے اس فرزند کو آپ کے بعد قتل کر دے گی اور اپنے ہاتھ سے حسین (علیہ السلام) کی طرف اشارہ کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ کیا اور حسینؑ کو سینے سے لگالیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مٹی تیرے پاس امانت ہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مٹی کو سونگھا پھر فرمایا۔ خیر ہو کرب وبلا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہؓ جب یہ مٹی خون میں بدل جائے تو سمجھ لینا کہ میرا فرزند قتل ہو گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ام سلمہؓ نے اس مٹی کو ایک شیشی میں رکھا اور ہر روز اس کو دیکھا کرتیں اور کہا کرتی تھیں کہ اے مٹی جس دن تو خون میں بدل جائے گی وہ دن عظیم ہو گا

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۸، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۷، تہذیب الکمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۹۔)

سند۔''۔حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: حدثنا عبداللہ بن احمد بن حنبل، حد ثنی عباد بن ذیادہ الاسدی، حدثنا عمرو ابن ثابت، عن الاعمش، عن ابی وائل شقیق بن سلمۃ عن ام سلمۃ۔

۵۔ سعید بن ابی ہند قراری

ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں سو رہے تھے۔ اس وقت حسینؑ آئے تو میں دروازے پر بیٹھ گئی اور ان کو پکڑ لیا کہ کہیں اندر نہ چلے جائیں اور آپ کو جگا نہ دیں تھوڑی دیر کے لیے میری توجہ ہٹی تو حسینؑ جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے شکم مبارک پر بیٹھ گئے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ اتنے میں رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم کے رونے کی آواز بلند ہوئی میں نے جا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے معلوم نہ تھا کہ حسینؑ آپ کے پاس آ گئے ہیں: فرمایا جب حسینؑ میرے شکم پر بیٹھا ہوا تھا جبرئیل آیا اور مجھ سے کہا: کیا آپ اس بچے کو چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ جبرئیل نے کہا: آپ کی امت ان کو قتل کرے گی۔ میں آپ کو وہ مٹی دکھا دوں جس پر یہ قتل ہو گا؟ میں نے کہا:۔ ہاں جبرئیل نے اپنا پر مارا اور یہ مٹی لے آیا، دیکھتی ہوں آپ کے ہاتھ میں ایک سرخ مٹی ہے اور آپ رو رہے ہیں اور فرما رہے تھے کاش میں سمجھ سکتا کہ تجھے کون قتل کرے گا۔

ملاحظ ہو: (المنتخب من مسند عبد بن حمید صفحہ ۴۴۲ حدیث ۱۵۳۳۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۹۴)

سند ''صحیح'' ہے

سند یہ ہے:۔ قال عبد بن حمید: اخبرنا عبد الرزاق، اخبرنا عبداللہ بن سعید بن ابی ھند عن ابیہ قال: قالت سلمہ

۶۔ شہر بن حوشب

ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور حسین (علیہ السلام) میرے پاس تھے حسینؑ رونے لگے تو میں نے چھوڑ دیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ جبرئیل نے کہا: کیا آپ اس کو چاہتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے کہا: آپ کی امت ان کو قتل کر دے گی۔ اگر آپ چاہیں تو وہ مٹی دکھادوں جس پر حسینؑ نے قتل ہونا ہے۔ پھر وہ مٹی آپ کو دکھادی تو معلوم ہوا کہ وہ کربلا کی سرزمین تھی۔

ملاحظ ہو: (طبقات ابن سعد صفحہ ۴۷ در ذکر امام حسین علیہ السلام۔)

ابن سعد کی روایت از لحاظ سند ضعیف ہے البتہ دوسرے متابعات کی وجہ سے صحیح کا درجہ رکھتی ہے۔

سند یہ ہے: اخبرنا علی بن محمد عن حماد بن سلمہ عن ابان عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ۔

سند ابو بکر قطیعی ضعیف ہے لیکن دوسرے متابعات و شواہد کی بنا پر صحیح کا درجہ رکھتی ہے۔

سند یہ ہے: حدثنا ابراھم بن عبد اللہ اخبرنا حجاج، اخبرنا حماد، عن ابان، عن شھر بن حوشب عن ام مسلمہ۔

شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہؓ کے پاس موجود تھا میں نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنی تو ام سلمہؓ کو بتایا کہ حسین شہید کر دیئے گئے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے یہ کام کر دیا ہے اللہ ان کے گھروں یا قبروں کو آگ سے بھر دے اور وہ (غم کی شدت سے) بے ہوش ہو گئیں۔ (تاریخ دمشق جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۹) یہ روایت ''حسن'' درجے کی ہے۔

۷۔ داؤد

حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں:

جناب ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ حسین (علیہ السلام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبرا گئے جناب ام سلمہؓ نے پوچھا یارسول اللہ کیا بات ہے؟ فرمایا: جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا یہ بیٹا مارا جائے گا اور اللہ کا غضب اس شخص پر بہت سخت ہو گا جو ان کو قتل کرے گا۔

ملاحظہ ہو (تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۹۳۔ تہذیب الکمال ۶/ ۴۰۹۔ کنز العمال ۱۲/ ۱۲۷)

سند "حسن" بلکہ صحیح ہے۔

سند یہ ہے: اخبرنا ابوبکر محمد بن الحسین، انبأنا ابولحسین بن مهتدی، انبأنا ابوالحسن علی بن عمر الحربی، ابنأنا احمد بن الحسن بن عبدالجبار، انبأنا عبدالرحمٰن یعنی: ابن صالح الازدی، انبأنا ابوبکر بن عیاش عن موسی بن عقبه عن داؤد قال قالت ام سلمة۔

۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

سعد بن طریف حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ام سلمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسین ابن علی (علیہما السلام) میری ہجرت کے ساٹھ سال کے آخر میں قتل کیا جائے گا۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۰۴، تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۴/ ۱۹۷۔ تاریخ بغداد ا/ ۱۵۲۔)

سند یہ ہے حدثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی، حدثنا احمد بن یحییٰ الصوفی، حدثنا اسماعیل بن ابان، حدثنا حبان بن علی عن سعد بن طریف عن ابی جعفر محمد ابن علی (علیه السلام) عن ام سلمة۔

ذہبی نے کہا ہے کہ اس سند میں سعد ابن طریف ہے جو کہ متروک الحدیث ہے۔

چونکہ سعد ابن طریف حنظلی کوفی شیعہ ہے اور امام زین العابدین، امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہے۔ اس لئے لوگ ان کی حدیث کو رد کرتے ہیں جبکہ شیعہ کتب الرجال میں ان کا شمار ثقہ رواۃ میں ہوتا ہے۔

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں:

سعد ابن طریف امام محمد باقر علیہ السلام اور امام علیہ السلام ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہؐ نے فرمایا: حسین اس وقت قتل ہو جائیں گے جب بڑھاپا آ جائے گا۔

ملاحظہ ہو: (معجم الکبیر ۳/۱۰۵ حدیث ۲۸۰۷، ۲۸۰۸۔ کنز العمال ۱۲/۱۲۹۔)

سند کے بارے میں وہی موقف ہے جو سابقہ حدیث کی سند کے بارے میں ہے کہ سعد ابن طریف حنظلی کوفی، شیعہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔ غیر شیعہ ان سے حدیث لیتے ہیں مثلاً ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں لیکن غیر شیعہ نقاد ان پر جرح کرتے ہیں۔

۱۵۔ حضرت عائشہؓ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حسین علیہ السلام) کو اپنی گود میں بٹھایا۔ اس وقت جبرئیل آ گئے اور کہا: یہ آپ کا فرزند ہے؟ فرمایا: ہاں۔ آپ کی امت ان کو آپ کے بعد قتل کرے گی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھیں اشکبار ہو گئیں جبرئیل نے کہا: اگر آپ چاہیں تو وہ زمین دکھا دوں جس پر حسینؑ قتل ہونے والے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ جبرئیل نے الطف (کربلا) کی مٹی آپ کو دکھا دی۔

ابن سعد کی روایت میں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا:

ہمارا ایک کمرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبرئیل سے ملاقات کرنا چاہتے تو اس کمرے میں ملاقات فرماتے۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم اس کمرے میں تشریف لے گئے اور عائشہ سے فرمایا کہ کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا حضرت حسینؑ داخل ہو گئے اور عائشہ متوجہ نہ ہوئیں۔ جبرئیل نے کہا یہ کون ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا فرزند ہے۔ یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین کو گود میں بٹھایا۔ جبرئیل نے کہا: یہ قتل ہو گا۔ فرمایا: کون قتل کرے گا؟ کہا: آپ کی امت۔ فرمایا: میری امت ان کو قتل کرے گی؟ کہا: ہاں۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین کی بھی خبر دوں جس پر یہ قتل ہوں گے، پس جبرئیل نے الطف (کربلا) کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی اٹھا کر دکھائی اور کہا: یہ ان کی قتل گاہ کی مٹی ہے۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد صفحہ ۴۵ حدیث ۲۷۰۔ تاریخ دمشق ۱۴ / ۱۹۵،۱۹۴۔ کفایۃ الاثر صفحہ ۱۸۷۔ امالی شیخ طوسیؒ ۳۱۶۔)

سند اول

سند طبرانی:۔"حسن" ہے بلکہ بعض محدثین کے ہاں صحیح ہے۔

سند یہ ہے:حدثنا احمد بن عمر العلّاف، حدّثنا أبو سعید مولی بنی ھاشم، حدّثنا حمّاد بن سلمة، عن أیّوب، عن عمارة بن غزیة، عن محمد ابن ابراهیم، عن أبی سلمة، عن عائشة۔۔

سند دوم: سند الخوارزمی۔ یہ سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے:قال الخوارزمی: اخبرنا علی بن احمد العاصمی، أخبرنا اسماعیل بن أحمد البیهقی، أخبرنا والدی أحمد بن الحسین، حدّثنا أبوعبدالله الحافظ، أخبرنا أحمد بن علی المقرئ، حدّثنا محمد بن عبدالوهّاب، حدّثنی أبی عبدالوهّاب بن حبیب، حدّثنی ابراهیم بن أبی یحیی المدنی، عن عمارة بن غزیة، عن محمد ابن ابراهیم التیمی، عن ابی سلمة عن عائشة۔

سند سوم: سند بیہقی۔ پہلی سلسلہ سند "حسن" جبکہ دوسرا سلسلہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے:قال البیهقی: أنبأنی أبوعبدالله الحافظ اجازةً، أن أبا الحسین أحمد بن عثمان ابن یحیی أخبره، حدّثنا أبو اسماعیل محمد بن اسماعیل السلمی حدّثنا سعید ابن أبی مریم۔ أنبأنی أبوعبدالرحمان السلمی، أن أنا محمد بن زیاد السّبّزِیَّ أخبرهم: حدّثنا محمد بن اسحاق بن خزیمة، حدّثنا أحمد بن عبدالله بن عبدالرحیم البرقی، حدثنا سعید۔ هو ابن الحکم بن أبی مریم۔ قال: حدّثنی یحیی بن أیّوب، قال: حدّثنی ابن غزیة۔ وهو عمارة۔ عن محمد بن ابراهیم، عن أبی سلمة بن عبدالرحمان، قال: کان لعائشة مَشربة۔۔

ثمّ قال: هكذا رواه يحيى بن أيوب، عن عمارة بن غزية مرسلاً۔ و رواه ابراهيم ابن أبي يحيى عن عمارة موصولاً، فقال: عن محمد بن ابراهيم، عن ابی سلمة عن عائشه۔۔

ملاحظہ ہو: (دلائل النبوۃ ۶ / ۴۶۹۔ ۴۷۰۔)

سند چہارم: ابن سعد کی سند

یہ سند روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن دوسرے متابع و شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن سعد: أخبرنا محمد بن عمر، قال: أخبرنا موسى بن محمد بن ابراهيم، عن أبيه، عن أبي سلمة، عن عائشة، قالت: كانت لنا مشربة۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد، ذکر امام حسین علیہ السلام کے باب میں۔)

۲۔ عروہؒ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں:

حسین بن علی (علیہما السلام) (اپنے نانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت حاضر ہوئے کہ جب آپؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی، پھر حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کود پڑے جب آپ جھکے ہوئے تھے اور آپؐ کی پشت پر کھیلنے لگے۔ جبرئیل نے پوچھا: کیا آپ اس کو چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے جبرئیل! میں اپنے فرزند سے کیوں محبت نہ کروں؟ جبرئیل نے کہا کہ آپ کی امت آپ کے بعد اس کو قتل کرے گی۔ جبرئیل نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک سفید مٹی لے آیا اور کہا: اس مٹی پر آپ کا یہ فرزند قتل ہو جائے گا اس جگہ کا نام (الطف) ہے۔

جب جبرئیل چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روتے ہوئے نکلے اور مٹی ہاتھ میں تھی، فرمایا: اے عائشہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا فرزند حسین کو ارض الطف میں قتل کیا جائے گا اور میری امت میرے بعد فتنہ میں مبتلا ہو جائے گی۔

پھر آپؐ روتے ہوئے صحابہ کی طرف نکلے....... صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمایا: جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارض الطف میں قتل کر دیا جائے گا۔ اور یہ مٹی پیش کی اور مجھے بتایا کہ یہ ان کے قتل کی جگہ ہے۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۰۷ حدیث ۲۸۱۴۔ مجمع الزوائد ۹/۱۸۷، ۱۸۸۔)

طبرانی کی سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: حدّثنا احمد بن رشدین المصری حدثنا عمرو بن خالد الحرانی حدثنا ابن الھیعة عن ابی الاسود عن عروة بن الزبیر عن عائشہ۔

۳۔ سعید المقبری عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے اس وقت حسینؑ ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے تو میں نے ان کو دور کیا۔ پھر میں کسی کام میں مصروف ہوگئی تو حسینؑ آنحضرتؐ کے پاس چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو رلایا ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل نے وہ مٹی دکھائی جس پر حسین (علیہ السلام) قتل ہوں گے۔ جس شخص نے حسینؑ کا خون بہایا اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر سخت غضب ہوگا۔ پھر اپنی مٹھی کھولی تو اس میں مٹی ہے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس (حسین) سے مجھے بڑا غم ہوتا ہے۔ میری امت میں وہ کون ہے جو میرے بعد حسین کو قتل کرے گا۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد ۴۶، در ذکر امام حسین علیہ السلام۔)

اس کی سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن سعد: اخبرنا علی بن محمد عن عثمان بن مقسم عن المقبری عن عائشہ۔

سعید بن ابی ھند الفزاری عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں:

حسین بن علی (علیہما السلام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ ابھی ایک فرشتہ مجھ پر نازل ہوا جو اس سے پہلے میرے پاس نہیں آیا تھا اور کہا کہ یہ میرا فرزند قتل ہونے والا ہے اگر آپ چاہیں تو میں وہ مٹی آپ کو دکھادوں جس پر حسین قتل ہوگا۔ پھر فرشتے نے ہاتھ بڑھایا اور مجھے ایک سرخ مٹی دکھائی۔

ملاحظہ ہو: المعجم الکبیر ۳/۱۰۷۔ کنز العمال ۱۶/۱۲۸

اس حدیث کی سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی، حدّثنا الحسین بن حریث، حدّثنا فضل بن موسی عن عبد اللہ بن سعید، عن ابیہ عن عائشہ۔

عمرۃ بنت عبد الرحمٰن عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں:

عمرۃ بنت عبد الرحمٰن نے حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی طرف ایک خط لکھا کہ جس میں امام حسین (علیہ السلام) کے اقدام کو ایک بڑا اقدام قرار دیا گیا تھا۔ آپ کو اطاعت کرنا چاہیے اور جماعت (یعنی لوگوں کے) ساتھ ہونا چاہیے اور ساتھ اس میں یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ آپ اپنے قتل گاہ کی طرف جارہے ہیں اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت عائشہ نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ یقتل حسین بارض بابل۔ حسین کو بابل کی سرزمین میں قتل کیا جائے گا۔

یہ خط پڑھ کر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تو مجھے اپنی مقتل کی طرف جانا چاہیے۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ دمشق، ۱۴/ ۲۰۹۔ البدایۃ والنہایۃ، ۸/ ۱۷۵۔۱۷۶۔ سیر اعلام النبلاء ۳/ ۲۹۷، ۲۹۶۔ تہذیب الکمال ۶/ ۴۱۸۔ طبقات ابن سعد ۵۳ در ذکر حالات امام حسین علیہ السلام۔)

سند یہ ہے: قال ابن سعد: أخبرنا محمد بن عمر، قال: حدّثنا ابن أبی ذئب، قال: حدّثنی عبد اللہ بن عمیر مولی أُم الفضل۔ وأخبرنا عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی، عن أبیہ۔ وأخبرنا یحیی بن سعید بن دینار السعدی، عن أبیہ۔ وحدّثنا عبد الرحمان بن أبی الزناد، عن أبی وجزۃ السعدی، عن علی بن الحسین۔ وغیر ھؤلاء حدثنی۔

قال: وأخبرنا علی بن محمد، عن یحیی بن اسماعیل بن ابی المھاجر، عن أبیہ۔ وعن لوط بن یحیی الغامدی، عن محمد بن بشیر الھمدانی وغیرہ۔ وعن محمد بن الحجاج، عن عبد الملك بن عمیر، وعن ھارون بن عیسی، عن یونس ابن أبی اسحاق، عن أبیہ۔ وعن یحیی بن زکریّا بن أبی زائدۃ، عن مجالد، عن الشعبی۔

وغیرھؤلاء أیضاً قد حدّثنی فی ھذا الحدیث بطائفۃ فکتبت جوامع حدیثھم فی مقتل الحسین رحمۃ اللہ علیہ و رضوانہ وصلواتہ وبرکاتہ۔

اگرچہ اس سند کو محدثین کے معیار کے مطابق معتبر شمار نہیں کیا جاتا، لیکن متن حدیث دیگر صحیح السند احادیث کے مطابق ہے۔اس لیے یہ حدیث کوئی اجنبی نہیں بلکہ متن شواہد کی بناپر بالکل صحیح ہے۔

۱۶۔سعید بن ابی ہند فزاری

حضرت عائشہؓ یا حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں ازواج میں سے ایک سے فرمایا کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیاہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا فرزند یہ حسین قتل ہوں گے۔ اگر آپ چاہیں تو میں وہ زمین آپ کو دکھادوں جس پر یہ قتل ہوں گے۔ پھر اس نے ایک سرخ مٹی نکالی۔

ملاحظہ ہو:(مسند احمد بن حنبل ۶/ ۲۹۴۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۹۳۔ سیر اعلام النبلاء۳/ ۲۹۰۔ البدایۃ والنھایۃ۸/ ۲۱۷)

سند "صحیح" ہے۔

ذہبی نے: تاریخ الاسلام ۳/ ۱۱ میں کہاہے کہ اس حدیث کی سند "صحیح" ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۹/ ۱۸۷ میں کہاہے کہ اس حدیث کو احمد نے روایت کیاہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

مسند احمد کی سند یہ ہے:

حدثنا وکیع قال حدثنی عبداللہ بن سعید عن ابیہ عن عائشہ او ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لاحداھما۔۔۔۔۔الخ

۱۷۔عبد اللہؓ بن عباس

۱۔ ابو الضحیٰ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، ہم کو اس بارے میں شک نہیں تھا اور اہل بیت کا بھی اتفاق تھا کہ حسین بن علی (علیہما السلام) الطف کی سرزمین پر قتل کیے جائیں گے۔

ملاحظہ ہو: (المستدرک علی الصحیحین، مقتل الحسین الخوارزمی ۱/۳۳۱)

سند۔ ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال الحاکم: حدّثنی أبوبکر محمد بن احمد بالویہ، حدّثنا أبو مسلم ابراھیم ابن عبد اللہ، حدّثنا حجّاج بن نصیر، حدّثنا قرّۃ بن خالد، حدّثنا عامر بن عبد الواحد، عن أبی الضُّحی، عن ابن عباس۔

۲۔ حضرت سعیدؒ بن جبیر ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا کے بدلے میں ستر ہزار کو قتل کیا ہے اور میں آپ کی دختر کے فرزند کے بدلے میں ستر ہزار کو قتل کرنے والا ہوں۔

اس حدیث مبارکہ کی سند۔ ''صحیح'' ہے۔

ملاحظہ ہو: (المستدرك علی الصحیحین،۲/۱۷۸۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۳۴۲۔ تاریخ دمشق ۱۴/۲۲۵۔ البدایۃ والنہایۃ۸/۲۱۹۔ تاریخ بغداد، ۱/۱۵۲)

اس روایت کی چند ایک اسناد ہیں۔ امام حاکم نے اس حدیث کو۔ ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے بھی ان سے موافقت کی ہے۔

۳۔ عکرمۃ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

حسین (علیہ السلام)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرئیل نے کہا: کیا آپ ان کو چاہتے ہیں؟ فرمایا: کیوں نہ چاہوں یہ میرا میوہ دل ہے۔ جبرئیل نے کہا کہ آپ کی امت ان کو قتل کرے گی۔ میں آپ کو ان کی قبر کی جگہ دکھاؤں؟ پھر ایک مٹھی بھر اٹھائی تو (میں نے دیکھا کہ) ایک سرخ مٹی تھی۔

اس کی سند ''قوی'' ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن کثیر قال الحافظ ابوبکر البزّار فی مسندہ: حدّثنا ابراھیم بن یوسف الصیرفی، حدّثنا الحسین بن عیسی، حدّثنا الحکم بن أبان، عن عکرمۃ، عن ابن عبّاس، قال: کان الحسین۔۔۔

۱۸۔امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

آپ سے حسب ذیل چند افراد روایت کرتے ہیں:

۱۔ ابو حبرۃ راوی ہیں کہ:

میں حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ (ہمسفر) تھا کہ (جب ہم) کوفہ پہنچ گئے۔تو آپ منبر پر تشریف لے گئے آپ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا:

تمہارا کیا حال ہو گا کہ جب تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر علاقے میں کوئی مصیبت نازل ہو جائے؟لوگوں نے کہا کہ اس وقت ہم بہتر ایثار کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ مصیبت تمہارے علاقے میں نازل ہونے والی ہے اور تم ان (اولاد نبیؐ) کو قتل کرنے کے لیے نکلو گے۔

اس کے بعد فرمایا:هم اوردوهم بالغرور وعردوا احبوا النجاة لا نجاة ولا عذراً

ان لوگوں نے ان کو دھوکے سے وارد کیا پھر جنبش نہ کی منجمد ہو گئے نجات چاہتے تھے لیکن نہ نجات مل سکی اور نہ ہی عذر چلا۔

ملاحظہ ہو:(المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۱۰۔)

یہ سند ”حسن“ درجے کی ہے۔

سند یہ ہے:حدّثنا محمد بن عبد الله الحضرمي، حدّثنا سعد بن وهب الواسطي، حدّثنا جعفر بن سليمان، عن شبيل بن عزرة، عن ابي حبرة--

۲۔ مجاہد حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت علی (علیہ السلام) نے فرمایا: اگر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی اہل بیتؑ تمہارے پاس آگئے تو تم کیا کروگے؟لوگوں نے کہا: ہم ایسا کریں گے ایسا کریں گے۔ حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنے سر کو ہلایا پھر فرمایا: تم ان کو بلاوگے پھر ان کی نصرت کے لئے نہیں نکلو گے پھر تم اس سے بری الذمہ ہونا چاہو گے لیکن تم بری الذمہ نہیں ہو سکو گے۔

ملاحظہ ہو:(انساب الاشراف بلاذری صفحہ ۱۸۸۔)

اس کی سند "حسن"—— ہے۔

سند یہ ہے: حدثنا یوسف بن موسیٰ، عن حکّام الرازی، عن عمر بن معروف، عن لیث، عن مجاهد قال قال۔

۳ ھانی بن عروۃ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت علی (علیہ السلام) نے فرمایا: حسین بن علی (علیہما السلام) قتل ہو جائیں گے میں اس مٹی کو جانتا ہوں جس پر حسینؑ عالم غربت میں دو نہروں کے قریب قتل ہوں گے۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد صفحہ ۴۸ ذکر حالات امام حسین علیہ السلام۔ تاریخ دمشق ۱۴/۱۹۸۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۷/۲۷۶، اس میں (غربة) کی جگہ (ظلماً) کے الفاظ آئے ہیں۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۱۱۔ سیر اعلام النبلاء ۳/۲۹۰۔ کنزل العمال ۱۳/۶۷۳۔)

ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

سند اول: ابن ابی شیبہ کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن ابی شیبہ: حدّثنا عبید الله، قال: أخبرنا اسرائیل، عن أبی اسحاق، عن هانئ بن هانئ عن علی علیہ السلام۔

سند دوم: ابن ابی عمرو السماک کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: ابو عمر السماك عثمان بن أحمد، قال: حدّثنا الحسن بن سلام، عن عبید الله بن موسی، أخبرنا اسرائیل، عن أبی اسحاق، عن هانئ بن هانئ عن علی علیہ السلام۔

سند سوم: طبرانی کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا محمد بن عبد الله الحضرمی، حدّثنا عبد الله بن الحکم بن أبی زیاد أحمد بن یحیی الصوفی، قالا: حدّثنا عبید الله بن موسی، عن اسرائیل، عن أبی اسحاق، عن هانئ بن هانئ عن علی۔

۴۔ کثیر الاحمسی البجلی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت علی (علیہ السلام) جب زمین کربلا میں پہنچے تو یہاں توقف فرمایا کسی نے پوچھا کہ یاامیر المؤمنین! یہ کربلا ہے؟ فرمایا: کرب وبلا والی، پھر اپنے ہاتھ سے ایک جگہ کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: یہاں ان کے خیموں کی جگہ ہے اور ان کی سواریوں کے بٹھانے کی جگہ ہے۔ پھر ایک اور جگہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ ان کے خون بہنے کی جگہ ہے۔

ملاحظہ ہو: (کتاب صفین ۱۴۲۔ شرح ابن ابی الحدید معتزلی ۳/ ۱۷۱۔)

اس روایت کی سند ''قوی'' ہے۔

سند یہ ہے: قال نصر فی صفّین: حدّثنا سعید بن حکیم العبسی، عن الحسن بن کثیر، عن أبیه۔۔۔

۵۔ اصبغ نباتہ مجاشعیؒ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

ہم ایک دفعہ علی (علیہ السلام) کے ساتھ آرہے تھے تو قبر حسین (علیہ السلام) کی جگہ سے ہمارا گزر ہوا آپ نے فرمایا: یہ اس کی سواری کے اترنے کی جگہ ہے۔ یہ ان کے خیموں کی جگہ ہے اور یہاں ان کے خون بہنے کی جگہ ہے آل محمد (علیہم السلام) کے کچھ جوان اس میدان میں قتل ہوں گے ان پر آسمان وزمین گریہ کریں گے۔

ملاحظہ ہو: (دلائل النبوۃلابی نعیم اصفہانی ۲/ ۵۸۲،۵۸۱، باب ماظہر علیٰ ید علی بن ابی طالب حدیث ۵۳۰۔ ذخائرالعقبی ۹۷۔ الفتوح لابن اعثم ۲/ ۴۶۲۔)

البتہ سند ابونعیم ضعیف ہے۔ مگر دوسرے متابعات کہ وجہ سے صحیح کے درجے کی ہے۔

سند یہ ہے: قال ابو نعیم: حدّثنا محمد بن عمر بن سلم، حدّثنا علی بن العباس حدّثنا جعفر بن محمد ابن حسین، حدّثنا حسین العربی، عن ابن سلام، عن سعد بن طریف عن أصبغ بن نباته، عن علی رضی الله عنه۔۔۔ الخ

٦۔ غرفۃ الازدی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

مجھے علی (علیہ السلام) کے بارے میں شک سا گزرا تو میں ان کے ہمراہ کنارہ فرات کی طرف چلا گیا۔ پھر (علی علیہ السلام) نے راستے میں دوسرے جانب رخ کیا اور وہاں آپ رک گئے ہم بھی رک گئے پھر اشارہ کرکے فرمایا: یہ ان کے خیموں کی جگہ اور ان کی سواریوں کے بٹھانے کی جگہ ہے اور ان کے خون بہنے کی جگہ ہے۔ میرے باپ نثار ہوں اس پر جس کا اللہ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہ آسمان میں نہ زمین میں ہوگا۔ جب حسین قتل ہوگئے تو میں اس جگہ گیا جہاں وہ قتل ہوگئے تھے تو دیکھتا ہوں بالکل وہی جگہ ہے جس کی آپ نے نشاندہی کی تھی اس تعین میں کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی میں نے اس بات پر استغفار کیا کہ ان کے بارے میں شک کرتا رہا اور مجھے معلوم ہوگیا کہ علی (علیہ السلام) وہی اقدام کرتے ہیں جس کا انہوں نے پہلے سے عہد کیا ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو: (اُسد الغابۃ ۴/۱۶۹، اور ابن حجر عسقلانی نے بھی الاصابۃ ۵/۲۴۵) میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

واضح رہے کہ یہ روایت موقوف نہیں مرفوع ہے چونکہ اس قسم کی پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی منقول ہوسکتی ہے۔ چنانچہ دیگر روایات میں خود حضرت علی علیہ السلام نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ ان کو یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

سند یہ ہے: الحارث بن حصیرۃ عن ابی صادق عن غرفۃ الازدی۔

۷۔ ابوجحیفہ سعید بن وھب سے اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ عروہ البارقی، سعید بن وھب کے پاس آئے اور ان سے پوچھا جو میں سن رہا تھا کہ آپ نے حضرت علی (علیہ السلام) کی ایک حدیث مجھ سے بیان کی تھی۔ کہا: ہاں

مخنف بن سلیم نے مجھے حضرت علی (علیہ السلام) کے پاس بھیجا جب میں کربلا میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے دست مبارک سے اشارہ کررہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اس جگہ، اس جگہ۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! اس جگہ کیا ہے؟ فرمایا: آل محمد (علیہم السلام) کے لیے سنگین ہوگا وہ اس جگہ نزول کریں گے، افسوس ہے اہل بیت کے لیے جو تمہاری طرف سے ہوگا اور افسوس ہے تم پر جو ان سے ہوگا، اس شخص نے پوچھا کہ یا امیر المومنین! آپ کے اس کلام کا مقصد کیا ہے؟ فرمایا: اہل بیت کے لیے افسوس یہ ہے کہ تم ان کو قتل کروگے اور تمہارے لیے افسوس یہ ہے کہ ان کے قتل کی وجہ سے تم جہنم میں جاؤگے۔

ملاحظہ ہو: (کتاب صفین صفحہ ۱۴۱۔ شرح نہج البلاغۃ ۳/۱۷۰۔)

اس روایت کی سند "حسن" ہے۔

سند یہ ہے: قال نصر بن مزاحم حدّثنا مصعب بن سلام، قال: حدّثنا الأجلح بن عبد الله الکندی، عن ابی جحیفة

۸۔ عون بن ابی جحیفۃ مالک بن صحار سے اور وہ حضرت علی (علیہ السلام) روایت کرتے ہیں: عون بن جحیفۃ کہتے ہیں کہ ہم ابو عبد اللہ الجدلی کے گھر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس مالک صحار آگئے اور کہنے لگے کہ مجھے فلاں کے گھر کا راستہ بتایئے۔ ہم نے کہا ان کو ہم یہاں بلاتے ہیں، اتنے میں وہ آگئے تو ابن صحار نے ان سے کہا:

کیا آپ کو یاد ہے کہ جب مخنف نے ہم کو امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے پاس بھیجا تھا جب آپ کنار فرات پر بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ اس جگہ آل محمد (علیہم السلام) کا ایک قافلہ اتر جائے گا اس جگہ سے ان کا گزر ہو گا پھر وہ قتل ہو جائیں گے پس تمہارے لیے ان کی وجہ سے افسوس ہے اور ان کے لیے تمہاری وجہ سے افسوس ہے۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۹۸۔ ذکر حالات امام حسین علیہ السلام)

اس کی سند "حسن" ہے۔ بلکہ "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عساکر اخبرنا اب غالب أحمد بن الحسن أنبأنا أبو الغنائم عبد الصمد بن علی، أنبأنا ابو القاسم عبید الله بن محمد بن اسحاق، أخبرنا عبد الله ابن محمد البغوی، حدّثنی محمد بن میمون الخیّاط، أخبرنا سفیان، عن عبد الجبار ابن العبّاس، أنه سمع عون بن أبی جحیفة قال: انّا لجلوس۔

۹۔ عون بن ابی جحیفۃ مالک بن صحار اور مخنف بن سلیم سے اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزن میں سے ایک وزن تم پر آنے والا ہے۔ پس تم پر ان کی طرف سے افسوس ہے اور تمہاری طرف سے ان پر افسوس ہو۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الاوسط طبرانی ۶/ ۸۵) اس روایت کی سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبراني: حدّثنا أحمد، حدّثنا محمد بن بشار بندار، قال: حدّثنا ابراهيم ابن عمر بن أبي الوزير، قال: حدّثنا سفيان بن عيينة، عن عمر بن سعيد بن مسروق، عن أبيه، عن عون بن أبي جحيفة، عن مالك بن صحار و مخنف بن سليم، عن علي۔

۱۰۔ عبد اللہ بن نُجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

وہ حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور وہ حضرت علی (علیہ السلام) کے وضو کا برتن اٹھانے والے بھی تھے۔ جب وہ صفین جاتے ہوئے نینوی (کربلا) کے مقابلے میں پہنچ گئے تو حضرت علی (علیہ السلام) نے ندا دی: اصبر ابا عبد اللہ اصبر ابا عبد اللہ بشط الفرات[۱] کنار فرات صبر کر ابو عبد اللہ صبر کر ابو عبد اللہ، میں نے پوچھا کہ آپ: یہ کیا فرمار ہے ہیں؟ فرمایا کہ ایک دن میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا ان کی دونوں آنکھیں اشکبار ہیں میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو کسی نے غضبناک کیا ہے؟ آپؐ کی آنکھیں اشکبار ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ ابھی جبرئیل میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں اور مجھے بتایا کہ حسین (علیہ السلام) کنار فرات قتل ہو جائیں گے۔ پھر جبرئیل نے کہا: کیا میں ان کی مٹی آپ کو سونگھاؤں؟ میں نے کہا: ہاں پھر جبرئیل نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور مجھے دی پھر میری آنکھیں ناچار اشکبار ہو گئیں۔

ملاحظہ ہو: (مسند احمد ۱/ ۸۵۔ المصنف ابن ابی شیبۃ ۸/ ۶۳۲۔ سند ابی یعلی الموصلی ۱/ ۲۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۰۵۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۸۷۔ البدایۃ والنھایۃ ۸/ ۲۱۷۔ تہذیب الکمال ۶/ ۴۰۷۔ سیر اعلام النبلاء ۳/ ۲۸۸۔)

ضیاء المقدسی حنبلی الاحادیث المختار میں لکھتے ہیں: اس حدیث کے سند "حسن" ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۹/ ۱۸۷ میں کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد، ابو یعلی، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ لہذا سند "صحیح" ہے۔

سند اول: احمد بن حنبل اور ابو بکر ابن ابی شیبہ کی سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال كلٌّ منهما: حدّثنا محمد بن عبيد، حدّثنا شرحبيل بن مدرك، عن عبد اللّٰه ابن نجي، عن أبيه، أنّه سار مع علي۔۔

----

[۱] ابو عبد اللہ حضرت امام حسینؑ کی کنیت ہے۔

سند دوم: سند طبرانی۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا محمد بن عبد الله الحضرمی، حدّثنا أبوبكر بن أبي شيبة، حدّثنا محمد بن عبيد، حدّثني شرحبيل بن مدرك الجعفي، عن عبد الله بن نجي، عن أبيه۔۔

سند سوم: سند ابویعلی۔ یہ سند "صحیح ہے۔

سند یہ ہے: قال ابویعلی حدّثنا أبوخيثمة، حدّثنا محمد بن عبيد، أخبرنا شرحبيل ابن مدرك، عن عبد الله بن نجيّ، عن أبيه، أنّه سار مع علي۔۔

سند چہارم: سند ابن عساکر۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عساكر: أخبرنا أبوغالب بن البناء، أخبرنا أبو الغنائم بن مأمون، أخبرنا أبوالقاسم بن حبابة، أخبرنا أبوالقاسم البغوي، حدّثني يوسف بن موسى القطّان، أخبرنا محمد بن عبيد، أخبرنا شرحبيل بن مدرك الجعفي، عن عبد الله بن نجي، عن أبيه، أنّه سافر۔۔

۱۱۔ عامر شعبی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشکبار ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!! کیا کوئی حادثہ پیش آیا ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین (علیہ السلام) فرات کے کنارے قتل ہو جائے گا۔ پھر کہا: کیا آپ ان کی خاک کو دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ پھر مٹی اٹھالی اور میری ہتھیلی میں رکھ دی اس لیے میری آنکھیں بے ساختہ اشکبار ہو گئیں۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد صفحہ ۷۴ حدیث ۲۷۴۔ ذکر حالات امام حسین علیہ السلام۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۸۹۔ ابن کثیر نے البدایۃ والنھایۃ ۸/ ۲۱۷ میں ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۳/ ۸۸) میں اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔

سند منقطع ہے دیگر متابعات وشواہد کی وجہ سے "صحیح" کے درجہ کی ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن سعد: أخبرنا علي بن محمد، عن يحيى بن زكريّا، عن رجل، عن الشعبي۔۔

۱۲۔ کُدیرؓ ضبی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

جب میں علی (علیہ السلام) کے ہمراہ کربلا میں تھا اور درختوں کے درمیان۔ آپ نے فرمایا: اس جگہ سے ایک قوم اٹھائی جائے گی جو بغیر حساب کے جنت میں جائے گی۔

سند یہ ہے: ابو سعید بن الاعرابی، أنبأنا [أبو علی] الحسن [بن علیّ] بن محمد [بن هاشم الأسدی النحّاس]، أنبأنا منصور بن واقد الطنافسی، أنبأ عبد الحمید الحمّانی، عن الأعمش، عن أبی اسحاق، عن کدیر الضبّیّ۔۔

اس سند کو اس بنا پر مخدوش قرار دیا گیا ہے کہ کدیر صحابی نہیں ہے اور ان سے صحابیت اس لیے سلب کی گئی چونکہ وہ سلام علی النبی والوصی کہتے تھے۔ مؤلف کتاب نے ایک طویل تحقیقی بحث کی ہے کہ حضرت کدیرؓ صحابی تھے اور اس پر بہت سے شواہد بیان کیے ہیں۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے منصور بن واقد طنافسی کی وجہ سے مجہول ہے۔ دیگر شواہد و متابعات پائے جانے کی وجہ سے متن روایت ''صحیح'' ہے۔

۱۳۔ شیبان بن مخرم جو عثمانی تھا، حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

جب علی (علیہ السلام) کربلا پہنچے تو میں ان کے ہمراہ تھا۔ فرمایا: اس جگہ ایسے شہداء قتل ہوں گے ان کی طرح سوائے شہدائے بدر کے کوئی شہید نہیں ہے۔ میں نے کہا: یہ اس شخص (یعنی علی) کی دروغ گوئیوں میں سے بعض دروغ ہے۔

اس جگہ ایک مردہ گدھے کی ٹانگ پڑی تھی۔ میں نے اپنے غلام سے کہا کہ یہ ٹانگ اس جگہ گاڑ دو کہ چھپ جائے (نشانی رہ جائے) ۔۔۔ جب حسین بن علی (علیہما السلام) قتل ہوئے تو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر اسی جگہ گیا، تو دیکھتا ہوں کہ عین اسی جگہ (جس کی علی علیہ السلام نے نشاندہی کی تھی) حسین بن علی (علیہما السلام) کا جسد (مبارک) پڑا ہوا ہے اور ان کے اصحاب ان کے گرد پڑے ہوئے ہیں۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۱۱۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۲۲۲)

سند اول: سند طبرانی۔ یہ سند ''صحیح'' ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی، حدّثنا محمد بن یحیی ابن أبی سمینة، حدّثنا یحیی بن حمّاد، حدّثنا أبوعوانة، عن عطاء بن السائب، عن میمون بن مهران، عن شیبان بن مخرم۔۔

سند دوم: ابن سعد کی سند۔ یہ سند بھی "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن سعد: أخبرنا یحیی بن حمّاد، قال: حدّثنا أبوعوانة، عن عطاء بن السائب، عن میمون، عن شیبان بن مخرم۔

سند سوم: بخاری کی سند۔ یہ سند "منقطع" ہے۔

سند یہ ہے: قال البخاری: فی تاریخه الکبیر: شیبان بن مخزم، سمع علیّاً فی کربلاء، قاله أبوحمزة، عن عطاء، عن میمون بن مهران۔۔

ملاحظ ہو! (التاریخ الکبیر القسم الثانی ۳/ ۲۵۳ باب شیبان)

۱۴۔ ابو ھرثمة (ہرثمہ بن سلمان) الضبی نے حضرت علی علیہ السلام سے اس بارے میں متعدد روایات بیان کی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

پہلی روایت: ابو ھرثمة کہتے ہیں کہ

میں نے امیر المؤمنین علی (علیہ السلام) سے حدیث سنی، میں ان کے ہمراہ کربلا میں تھا اور ایک درخت سے گزر ہوا جس کے نیچے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس میدان میں ستر ہزار افراد محشور ہوں گے جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔

ملاحظہ ہو: (المصنف لابن ابی شیبة ۸/ ۶۳۳۔ حدیث ۲۶۰۔)

سند اول: سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال عبداللہ بن محمد بن ابی شیبة، حدثنا ابو معاویة قال حدثنا الاعمش عن سلام ابی شرحبیل عن ابی هرثمة۔

سند دوم: سند طبرانی۔ یہ سند بھی ''صحیح'' ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمی حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا ابو معاویة، حدثنا الأعمش، عن سلام أبی شرحبیل، عن أبی هرثمة۔

دوسری روایت: ابو فاطمہ کہتے ہیں:

جب ابو ھرثمہ جنگ صفین سے واپس آیا تو ہم ان کے پاس گئے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم علی (علیہ السلام) کے ہمراہ صفین سے واپس آرہے تھے تو کربلا میں اترے۔ پھر آپ نے درختوں کے درمیان صبح کی نماز پڑھائی، بعد ازاں ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس جگہ ایک قوم قتل ہو جائے گی جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گی۔

ملاحظہ ہو: (مقتل خوارزمی ۱/۲۴۱)

یہ سند ''حسن'' ہے دیگر شواہد سے ''صحیح'' ہے

سند یہ ہے: قال الخوارزمی: أخبرنا الشیخ الامام الحافظ أبوالحسن علی بن أحمد العاصمی، عن شیخ القضاة اسماعیل بن أحمد البیهقی، عن أبیه، حدّثنا أبو عبدالله الحافظ، أخبرنا خلف بن محمد البخاری، حدّثنا صالح بن محمد الحافظ، حدّثنا احمد بن جناب المصیصی، حدّثنا عیسی بن یونس السبیعی، عن الأعمش، عن نشیط أبی فاطمه۔

تیسری روایت: ابو عبید الضبی ابو ہرثمہ سے اسی مضمون کی ایک روایت بیان کرتے ہیں:

چوتھی روایت: اس کی سند یہ ہے:

قال نصر حدثنا مصعب بن سلام قال حدثنا ابو حیان التیمی عن ابی عبیدة عن هرثمة بن سلیم قال۔

ہرثمہ کہتے ہیں کہ

ہم حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ جنگ صفین سے واپسی میں زمین کربلا میں داخل ہوئے تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی نماز کے بعد مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا پھر فرمایا: افسوس ہو تجھ پر اے مٹی، تجھ سے ایک قوم محشور ہو گی جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گی۔

جب ہرثمہ صفین کی جنگ سے واپس اپنی زوجہ کے پاس پہنچ گئے اور ان کی زوجہ کا نام جرداء بنت سمیر تھا جو حضرت علی (علیہ السلام) کی پیروکار تھیں۔ اس سے ہرثمہ نے کہا کہ آپ کے مولا ابو الحسن سے ایک تعجب خیز بات نہ سنائوں؟ جب ہم کربلا وارد ہوئے تو حضرت علی (علیہ السلام) نے وہاں سے مٹی اٹھائی پھر اسے سونگھا، پھر فرمایا: افسوس ہو تجھ پر اے مٹی، تجھ سے ایک قوم محشور ہو گی جو حساب کے بغیر جنت میں جائے گی۔ ان کو علم غیب کیسے حاصل ہوا؟ زوجہ نے کہا: کہ آپ اس بات کو رہنے دیں امیر المؤمنین صرف سچی بات کرتے ہیں۔

ہرثمہ کہتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد نے حسین بن علی (علیہما السلام) کی طرف لشکر بھیجا تو میں بھی اس میں شامل تھا، جب میں حسین (علیہ السلام) اور ان کے اصحاب تک پہنچ گیا تو وہ منزل میں نے پہچان لی جہاں حضرت علی (علیہ السلام) نے ہم کو اتارا تھا اور وہ جگہ بھی پہچان لی جہاں سے حضرت علی (علیہ السلام) نے مٹی اٹھائی تھی اور وہ بات بھی یاد آگئی جو انہوں نے اس موقع پر فرمائی تھی، پھر میں نے آگے جانا پسند نہیں کیا میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حسین (علیہ السلام) کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا اور ان کے والد (علیہ السلام) سے جو بات سنی تھی وہ بتادی۔ اس پر حسین (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف؟ میں نے کہا: اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آپ کے ساتھ ہوں نہ مخالف، میں اپنی زوجہ بچے اور عیال کو چھوڑ کر آیا ہوں مجھے ان کے بارے میں ابن زیاد سے خوف ہے۔ اس پر حسین (علیہ السلام) نے فرمایا کہ پھر تو بھاگ کر واپس جائو (تاکہ) ہمارے قتل کا منظر نہ دیکھ سکو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے قتل کا منظر دیکھنے کے باوجود ہماری مدد کو نہیں آئے گا، اس کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کر دے گا۔ ہرثمہ کہتا ہے کہ میں بھاگتا ہوا نکل گیا اور حسین (علیہ السلام) کے قتل کا منظر دیکھنے کی نوبت نہ آئی۔

ملاحظہ ہو: (کتاب صفین صفحہ ۱۴۰۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید معتزلی ۳/۱۶۹۔)

اس روایت کی سند "حسن" ہے:

پانچویں روایت: جرادء، ہرثمہ بن سلمیٰ سے ناقل ہیں کہ ہرثمہ روایت کرتے ہیں کہ

ہم علی (علیہ السلام) کے ساتھ بعض جنگوں کے لیے نکلے تھے کہ کربلا پہنچ گئے ایک درخت کے پاس ہم اتر گئے۔ وہاں نماز پڑھی، پھر علی (علیہ السلام) نے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا پھر فرمایا: اے مٹی تجھ پر افسوس!! تیرے اوپر ایسی قوم قتل ہونے والی ہے جو بغیر حساب کے جنت میں جائے گی۔

ہرثمہ کا بیان ہے کہ ہم اس جنگ سے واپس آگئے اور حضرت علی (علیہ السلام) بھی شہید ہوگئے۔ میں وہ حدیث بھول گیا، چنانچہ کہتا ہے کہ میں اس لشکر میں تھا جو حسین (علیہ السلام) کے خلاف روانہ ہوا تھا، جب میں ان کے ساتھ کربلا پہنچ گیا تو اس درخت کو دیکھا تو مجھے وہ حدیث یاد آگئی، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حسین (علیہ السلام) کے سامنے گیا: اور عرض کیا بشارت ہو آپ کو اے دختر رسولؐ کے فرزند۔ پھر میں نے وہ حدیثیں سنادیں امام حسینؑ فرمایا: تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف؟ میں نے کہا: نہ ساتھ نہ خلاف میں اہل وعیال چھوڑ کر آیا ہوں

فرمایا: پھر منہ پھیر کر اس سرزمین سے نکل جائو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں حسین کی جان ہے، اگر کوئی شخص ہمارے قتل کے منظر کو دیکھ لے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ کہتا ہے کہ پھر میں وہاں سے بھاگتا ہوا نکل گیا اور حسین (علیہ السلام) کے قتل کا منظر نہیں دیکھا۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ دمشق ۱۴/۲۲۳۔ تہذیب الکمال ۶/۴۱۱۔ تہذیب التہذیب ۲/۳۴۸ ترجمہ ۶۱۵)

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عساکر: أخبرنا أبوالقاسم هبة الله بن عبدالله الواسطی، أنبأنا أبوبکر الخطیب، أنبأنا عبدالکریم بن محمد بن أحمد الضبّی، أنبأنا علی بن عمر الحافظ، أنبأنا محمد بن نوح الجندیسابوری، أنبأنا علی بن حرب الجندیسابوری، أنبأنا اسحاق بن سلیمان، عن عمرو بن أبی قیس، عن یحیی بن سعید أبی حیّان، عن قدامة الضبّی، عن جرداء ابنة سمیر، عن زوجها هرثمة بن سلمی۔

☆☆☆☆

شہادت امام عالی مقام علیہ السلام
کے متعلق مزید احادیث مبارکہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب

۱۔ عمار بن ابی عمار ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جیسا دن کے وسط میں دیکھا جاتا ہے، آپ بال بکھرے ہوئے خاک آلود حالت میں ہیں، ان کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے، اس میں خون ہے، میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ حسین (علیہ السلام) اور اصحاب حسینؑ کا خون ہے، آج دن سے میں یہ خون اٹھا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اس دن کا شمار کیا تو بعد میں معلوم ہوا اسی دن کو حسین شہید کیے گئے تھے۔

ملاحظہ ہو: (طبقات ابن سعد ۴۶، ۴۷۔ ذکر امام حسین علیہ السلام۔ مسند احمد ۱/۸۳۔ الاستیعاب ۱/۳۹۶،۳۹۵۔ المستدرك على الصحيحين ۴/۳۹۷۔ دلائل النبوة بيهقى ۷/۴۸۔ مسند عبد بن حمید ۲۳۵۔ فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل ۲/۴۸۷۔ تاریخ دمشق ۱۴/۲۳۷۔ المعجم الكبير للطبرانی ۳/۱۱۰۔ تاریخ بغداد ۱/۱۵۲۔)

سند اول: سند ابن سعد۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن سعد: أخبرنا عفّان بن مسلم، ويحيى بن عباد، وكثير بن هشام، و موسى بن اسماعيل، قالوا: حدّثنا حمّاد بن سلمة، قال: حدّثنا عمّار بن أبي عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأيت النبى ـ ـ

سند دوم: سند احمد بن حنبل۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال احمد: حدّثنا عفّان، حدّثنا حمّاد هو ابن سلمة، أنبأنا عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

(ملاحظہ ہو: مسند احمد ۱/ ۲۸۳)

سند سوم: سند ابن عبد البر۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عبد البر: أخبرنا سعید بن نصر، قال: حدّثنا قاسم بن أصبغ، حدّثنا ابن وضّاح، قال: حدّثنا أبوبکر بن أبی شیبة، قال: حدّثنا عفّان، قال: حدّثنا حمّاد بن سلمة، قال: حدّثنا عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

سند چہارم: احمد بن حنبل کی دوسری سند۔ یہ سند بھی "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال أحمد: حدّثنا عبد الرحمان، حدّثنا حمّاد بن سلمة، عن عمّار بن أبی عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

(ملاحظہ ہو: مسند احمد ۱/ ۲۴۲)

سند پنجم: سند حاکم۔ یہ سند مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

سند یہ ہے: قال الحاکم: حدّثنا أبوبکر محمد بن أحمد بن بالویه، حدّثنا بشر بن موسی الأسدی، حدّثنا الحسن بن موسی الأشیب، حدّثنا حمّاد بن سلمة، عن عمّار ابن أبی عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

ملاحظہ ہو: (المستدرک علی الصحیحین ۴/ ۳۹۷)

سند ششم: سند بیہقی۔ یہ سند بھی "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال البیهقی: أخبرنا أبوالحسن علی بن أحمد بن عبدان، أخبرنا أحمد بن عبید الصفّار، قال: حدّثنا بشر بن موسی الأسدی، أخبرنا الحسن بن موسی الأشیب، أخبرنا حمّاد، عن عمّار بن أبی عمّار، عن عبد الله بن عبّاس، قال: رأیت رسول اللهﷺ۔ (ملاحظہ ہو: دلائل النبوۃ ۷/ ۴۸)

سند ہفتم: سند عبد بن حمید۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال عبد بن حمید: حدّثنا الحسن بن موسی، حدّثنا حمّاد بن سلمة، عن عمّار ابن أبي عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

(ملاحظہ ہو: مسند عبد بن حمید صفحہ ۲۲۵)

سند ہشتم: سند ابی بکر بن مالک القطیعی اور سند طبرانی دونوں سندیں "صحیح" ہیں۔

سند یہ ہے: قال أبوبکر: بن مالك القطیعی: حدّثنا ابراهیم، أخبرنا سلیمان بن حرب، عن حمّاد، عن عمّار بن أبي عمّار، أنّ عبّاس رأی النبی۔

ملاحظہ ہو: (فضائل الصحابۃ ۲/ ۸۴۷۔ تاریخ دمشق ۲۳۷/۱۴)

سند نہم: بیہقی کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال البیهقی: أخبرنا أبوالحسن علی بن محمد المقرئ، أخبرنا الحسن بن محمد بن اسحاق، حدّثنا یوسف بن یعقوب، حدّثنا سلیمان بن حرب، حدّثنا حمّاد بن سلمة، حدّثنا عمّار بن أبي عمّار، أنّ ابن عبّاس قال: رأیت النبی۔

ملاحظہ ہو: (دلائل النبوۃ ۶/ ۴۷۱)

سند دھم سند طبرانی۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا یوسف القاضی، حدّثنا سلیمان بن حرب، قال: حدّثنا حمّاد بن سلمة، عن عمّار بن أبي عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ۱۲/ ۱۴۴، ۱۴۳)

سند یازدھم: طبرانی کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا علی بن عبدالعزیز وأبو مسلم الکشّی، قالا: حدّثنا حجّاج ابن المنهال، قال: حدّثنا حمّاد بن سلمة، عن عمّار بن أبی عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت النبی۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ۳/ ۱۱۰۔ ۱۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴)

سند دوازدھم: ابوبکر بن مالک القطیعی کی سند۔ یہ سند "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال ابوبکر بن مالك القطیعی: حدّثنا ابراهیم بن عبدالله البصری، أخبرنا حجّاج، أخبرنا حمّاد، قال: حدّثنا عمّار بن أبی عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت رسول الله۔

ملاحظہ ہو: (فضائل الصحابة ۲/ ۷۸۱۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۲۳۷)

سند سیزدھم: خطیب بغدادی کی سند۔ یہ سند بھی "صحیح" ہے۔

سند یہ ہے: قال الخطیب: أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أبوبکر محمد بن عمر الحافظ، أخبرنا الفضل بن الحباب بالبصرة، أخبرنا محمد بن عبدالله الخزاعی، قال: أخبرنا حمّاد بن سلمة، عن عمّار بن أبی عمّار، عن ابن عبّاس، قال: رأیت رسول الله۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ بغداد ۱/ ۱۵۲)

علاوہ ازیں حافظ ابن کثیر نے تصریح کی ہے اسنادہ قوی (البدایہ والنهایه ۸٫۲۲۱ قال ابن دحیة هذا حدیث صحیح (الروض الباسم صفحہ ۱۹۲) قال القرطبی هذا سند صحیحٌ لا مطعن فیه (مختصر تذکرہ قرطبی صفحہ ۱۰۹)

اس روایت کو یمن کے مشہور اہل حدیث عالم شیخ مقبل بن ہادی الوادعی نے بھی صحیح قرار دیا ہے لکھتے ہیں: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ (الصحیح المسند مما لیس فی الصحیحین جلد ا صفحہ ۴۳۹،۴۴۰) اور شیخ حمود بن عبداللہ التویجری نے لکھا ہے: واسنادہ صحیح علی شرط مسلم اور اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (اتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن والملاحم جلد ا صفحہ ۲۴۰)۔

حاکم نیشاپوری اور شمس الدین ذہبی دونوں نے اسے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے (المستدرک جلد ۴ صفحہ ۳۹۸،۳۹۷حدیث ۸۲۰۱)۔

فاضل محشی شیخ وصی اللہ المدنی المکی اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں اسناد صحیح اس کی سند صحیح ہے۔(فضائل الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۷۷۹ حدیث ۱۳۸۱ طبع جامعہ ام القری مکہ مکرمہ)

۲۔ علی بن زید بن جدعان ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

ابن عباسؓ نیند سے بیدار ہوئے تو انا لِلّٰہ۔۔۔ الخ کہنا شروع کیا اور کہا: قسم بخدا حسین (علیہ السلام) قتل ہوگئے ہیں۔ ان کے ساتھیوں نے کہا: نہیں اے ابن عباسؓ ہر گز نہیں۔ کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کے ساتھ ایک خون کی شیشی ہے، فرمایا: تجھے نہیں معلوم میری امت نے میرے بعد کیا کیا؟ میرے فرزند کو قتل کیا اور یہ ان کا اور ان کے اصحاب کا خون ہے جس کو میں اللہ کی طرف اٹھاوں گا۔

کہتے ہیں: کہ اس دن اور اس وقت کو ثبت تحریر میں لایا گیا۔ چوبیس دنوں کے بعد مدینہ میں خبر پہنچی کہ حسین (علیہ السلام) اسی دن اور اسی وقت شہید ہوگئے۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ دمشق ۱۴/۲۳۷)

سند ابن عساکر۔ یہ سند "حسن" ہے اور دوسرے شواہد کی بناپر صحیح ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عساکر: أخبرنا أبومحمد بن طاوس، أخبرنا أبوالغنائم بن أبي عثمان، أخبرنا أبوالحسين بن بشران، أخبرنا الحسين بن صفوان، أخبرنا أبوبكر بن أبي الدنيا، أخبرنا عبدالله بن محمد بن هانئ أبو عبدالرحمان النحوي، أخبرنا معدى بن سليمان، أخبرنا علىّ بن زيد بن جدعان۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا خواب

سلمیٰ روایت کرتی ہیں کہ

میں ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: آپ کو کس نے رلایا ہے؟ کہنے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں خاک ہے، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کو کیا ہو گیا؟ فرمایا: میں نے ابھی حسین کو قتل ہوتے دیکھا ہے۔

۱۔ ترمذی کی سند۔ ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال الترمذی: حدّثنا أبو سعید الأشج، أخبرنا أبو خالد الأحمر، أخبرنا رزین، قال: حدّثتنی سلمی، قالت: دخلت علی أُمّ سلمة۔

ملاحظہ ہو: (سنن ترمذی ۵/ ۳۲۳۔ دلائل النبوۃ بیہقی ۷/ ۴۸۔ تاریخ دمشق ۱۴/ ۲۳۸۔ التاریخ الکبیر ۳/ ۳۲۴۔ المعجم الکبیر ۲۳/ ۳۷۳۔ المستدرك علی الصحیحین ۴/ ۱۹۔)

۲۔ طبرانی کی سند۔ یہ سند ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال الطبرانی: حدّثنا علی بن العبّاس البجلی، حدّثنا أبو سعید الأشج، حدّثنا أبو خالد الأحمر، حدّثنی رزین، حدّثتنی سلمی، قالت: دخلت علی أُمّ سلمة۔

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ۲۳/ ۳۷۳)

۳۔ ابن عساکر کی سند۔ یہ سند بھی ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال ابن عساکر: أخبرنا أبو الفتح محمد بن علی بن عبد الله المضری و أبو بکر ناصر بن أبی العبّاس بن علی الصیدلانی بهراة، قالا: أنبأنا أبو عبد الله محمد بن عبد العزیز بن محمد الفارسی، أنبأنا أبو محمد بن أبی

شریح، أنبأنا یحیی بن محمد بن صاعد، أنبأنا أبو سعید الأشج، أنبأنا أبو خالد الأحمر، حدّثنی زریق قال: حدّثتنی سلمی، قالت: دخلت علی أُمّ سلمة۔۔۔ رواہ الترمذی عن الأشجّ الا أنّہ قال: رزین، وھو الصواب۔

۴۔ المزّی کی سند۔ یہ سند ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال المزّی: أخبرنا أبوالحسن بن البخاری، وابراھیم بن علی الواسطی، وأحمد بن ابراھیم بن عمر الفاروثی، قالوا: أخبرنا عمر بن کرم الدینوی ببغداد، قال: أخبرنا عبد الأوّل بن عیسی بن شعیب السجزی، قال: أخبرنا محمد ابن أبی مسعود الفارسی، قال: أخبرنا عبدالرحمان بن أبی شریح الأنصاری، قال: أخبرنا یحیی بن محمد بن صاعد، قال: حدّثنا أبو سعید الأشج، قال: حدّثنا أبو خالد الأحمر، قال: حدّثنی رزین، قال: حدّثتنی سلمی، قالت: دخلت علی أُمّ سلمة۔۔

ملاحظہ ہو (تہذیب الکمال ۹/۱۸۷)

۵۔ حاکم کی سند۔ یہ سند ''حسن'' ہے۔

سند یہ ہے: قال الحاکم أخبرنی ابوالقاسم الحسن بن محمد السکونی بالکوفة، حدّثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی، حدّثنا أبو کریب، حدّثنا أبو خالد الآحمر، حدّثنی زریق، حدّثنی سلمان، قال: دخلت علی أُمّ سلمة۔۔

ملاحظہ ہو (المستدرک علی الصحیحین ۴/۱۹)

مندرجہ بالا صحیح السند روایات کے متعلق یہ کہنا کہ یہ روایات خواب سے تعلق رکھتی ہیں اور خواب پر کسی حکم کا مدار نہیں رکھا جا سکتا، یہ کہنا ہی انتہائی جسارت ہے کیونکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔ (صحیح بخاری ۱/۲۱، ۲/۱۰۲۵، ۹۱۵۔ صحیح مسلم ۲/۲۴۲)

اہل کتاب

۱۔رأس الجالوت عن ابیہ

علاء بن ابو عائشہ کہتے ہیں: رأس الجالوت [۱] نے اپنے باپ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے:

میں کربلا سے جب بھی گذرتا تھا تو اپنی سواری کو تیز چلا دیتا تا کہ اس جگہ سے جلدی گذر جائوں۔ میں نے کہا کیوں؟ کہا؛ ہم یہ بات سنتے آئے ہیں کہ اس جگہ ایک نبی کا بیٹا قتل ہو گا۔ مجھے یہ خوف لاحق تھا کہیں میں خود نہ ہوں۔ جب حسین (علیہ السلام) قتل ہو گئے تو ہم نے کہا! یہی وہ نبی کا بیٹا تھا جس کی ہم بات کرتے تھے کہا: اس کے بعد میں اس جگہ (کربلا) سے گذرتا تو آرام سے گذرتا [۲]

ملاحظہ ہو: (تاریخ طبری ۶/ ۲۲۳ سنہ ۶۰ ہجری المطبعه الحسینیه مصر۔)

اسناد: اس روایت کے پانچ اسناد ہیں۔

سند اول: طبری کی سند

سند یہ ہے: حدّثنی الحسین بن نصر، قال: حدّثنا أبو ربیعة، قال: حدّثنا أبو عوانة، عن حصین عبد الرحمان، قال: حدّثنی العلاء بن أبی عائشة، قال: حدّثنی رأس الجالوت، عن أبیه۔ ملاحظہ ہو (تاریخ طبری ۶/ ۲۲۳)

---

[۱] رأس الجالوت یہودیوں کے صف اول کے علماء میں سے ہے، جالوت وہ لوگ ہیں جن کو بیت لمقدس سے جلاوطن کیا گیا، اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا۔

([۲] واضح رہے کہ شہادت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں اگرچہ رأس الجالوت کی روایت کوئی سند اور صحت نہیں رکھتی ہے لیکن اس روایت سے ان روایات کی تائید ضرور ہوتی ہے کہ جن میں یہ بات کہی گئی کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بارے میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کو بھی علم تھا۔ (مؤلف)

سند دوم: نیز طبری کی سند۔

سند یہ ہے: حدّثنا محمّد بن عمّار الرازی، قال: حدّثنا سعید بن سلیمان، قال: حدّثنا عباد بن العوام، قال: حدّثنا حصین، قال: حدّثنی العلاء بن أبی عائشة، قال: حدّثنی رأس الجالوت، عن أبیه۔

ملاحظہ ہو: (تاریخ طبری ٦/٢٢٣)

سند سوم: بخاری کی سند۔

سند یہ ہے: (یُروی عن خالد، عن حصین، عن العلاء بن أبی عائشة: حدّثنی رأس الجالوت، سمع أباه، منقطع۔)

(التاریخ الکبیر ٦/٥٠٨)

سند چہارم: طبرانی کی سند۔

سند یہ ہے: حدّثنا محمد بن محمد التمّار البصری، حدّثنا محمّد بن کثیر العبدی، حدّثنا سلیمان بن کثیر، عن حصین بن عبد الرحمان، عن العلاء بن أبی عائشة، عن أبیه، عن رأس الجالوت، قال:

((کنّا نسمع أنّه یقتل بکر بلاء ابن نبی، فکنت إذا دخلتها رکضتُ فرسی حتیّ أجوز عنا، فلمّا قتل الحسین جعلت أسیر علی ھیأتی))

ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ٣/١١١ روایت نمبر ٢٨٢٧، ابن عساکر۔ تاریخ دمشق ١٤/٢٠٠، الذھبی: سیر اعلام النبلاء ٣/٢٩١

سند پنجم: الدولابی کی سند۔)

سند یہ ہے: حدّثنا یزید بن سنان، قال: حدّثنا محمد بن کثیر، قال: حدّثنا سلیمان بن کثیر، عن الحصین، عن العلاء بن أبی عائشة، عن أبیه، عن رأس الجالوت، قال: کنّا نسمع۔

ملاحظہ ہو: (الکنی و الاسماء ٢/٦٩٦)

۲۔ عمار الدھنی بجلی کوفیؒ۔ کعب احبار سے

عمار الدھنی راوی ہیں:

حضرت علی (علیہ السلام) کا کعب الاحبار (کے قریب) سے گذر ہوا تو کعب نے کہا اس شخص (حضرت علیؑ) کا ایک فرزند ایسے لوگوں کے ساتھ قتل ہو گا جن کے گھوڑوں کا پسینہ ابھی خشک نہیں ہوا ہو گا۔ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے اتنے میں حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا وہاں سے گذر ہوا تو لوگوں نے پوچھا یہ فرزند ہے؟ کہا: نہیں۔ پھر امام حسین (علیہ السلام) کا وہاں سے گذر ہوا تو لوگوں نے پوچھا یہ ہیں؟ کہا: ہاں۔ (المعجم الکبیر طبرانی ۳/۱۱۷)

واضح رہے کہ طبرانی کی اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں علامہ ہیثمی نے اس کے ذیل میں لکھا ہے "رواہ الطبرانیر جالہ ثقات الا ان عمارألم یدرک القصۃ"، البتہ عمار الدھنی نے کعب الاحبار کو نہیں دیکھا۔ مجمع الزواید ۹/۱۹۳۔ لیکن اس روایت کی تائید حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ جسے وہ خود کعب سے روایت کرتے ہیں:

جب کعب الاحبار نے اسلام قبول کیا اور مدینہ آئے تو اہل مدینہ ان سے آخری زمانے میں ہونے والے حوادث کے بارے میں پوچھتے تھے اور کعب مختلف حوادث اور فتنوں کا ذکر کرتے تھے۔ کعب نے ان سے کہا کہ ان میں سے سب سے اہم حادثہ وہ ہے جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا یہ وہ فساد ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سابقہ کتابوں میں کیا ہے اور تمہاری کتاب (قرآن مجید) میں بھی ہے ظہر الفساد فی البر والبحر (الروم ۴۱) یہ فساد ہابیل کے قتل سے شروع ہوا اور حسین ابن علی (علیہما السلام) کے قتل پر ختم ہو گا۔

ملاحظہ ہو: مقتل الحسین للخوارزمی ۱/۲۴۱)

بہر حال عمار الدھنی کی یہ روایت تین سندوں سے مروی ہے:

سند اول: ابن سعد کی سند۔

سند یہ ہے: أخبرنا الفضل بن دکین، قال: حدّثنا عبد الجبّار بن عبّاس، عن عمّار الدهنی، قال: مرّعلی۔

ملاحظہ ہو (طبقات ابن سعد ۴۹/۵۰ در ذکر حالات امام حسین علیہ السلام۔)

سند دوم: طبرانی کی سند۔

سند یہ ہے: حدّثنا علی بن العزیز، حدثنا ابو نعیم، حدّثنا عبدالجبار بن العباس، عن عمار الدھنی -----
الخ‘‘ ملاحظہ ہو: (المعجم الکبیر ۳/۱۱۷۔)

سند سوم: ابن عساکر کی سند۔

سند یہ ہے: أخبرنا أبوغالب بن البناء، أنبأنا أبو الغنائم بن المأمون، أنبأنا أبو القاسم بن حبابة، أنبأنا أبوالقاسم البغوی، حدّثنی عمّی، أخبرنا أبونعیم، أخبرنا عبدالجبّار بن العبّاس، عن عمّار الدھنی، قال: مرّعلی۔

ملاحظہ ہو تاریخ دمشق ۱۴/ ۱۹۹۔

☆☆☆